ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے (حدیث نبویؐ)

SPEAKER
Manchester/ Gujrat

روزنامہ
سپیکر
مانچسٹر
گجرات

جہاں فروخت ہوتا ہے
قیمت: ایک پونڈ

چیف ایگزیکٹو: مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر: محبوب الٰہی بٹ
فری اخبار

4 دسمبر 2020ء

آپ کا ریڈیو
اللہ کے فضل سے آزمائشی نشریات شروع ہوگئیں - آپ بھی سنیئے
آپ کی آواز
www.speakerradio.co.uk
سپیکر ریڈیو
تمام ایشیائی زبانوں میں پریزینٹرز اور سیل ایجنٹوں کی ضرورت ہے
اپنی سی وی اس پتہ پر ارسال فرمائیں
Mahboob Elahi Butt
Chairman Speaker Radio Manchester.
speakerradio@gmail.com or ring on 07930573129

حکومت برطانیہ نے یکم جنوری سے نیا امیگریشن نظام متعارف کروادیا

درخواست گزار کو آن لائن درخواست دینا ہوگی، انگریزی پر عبور اور کم از کم تنخواہ 25600 پونڈ کی شرط

درخواست کا فیصلہ تین ہفتے میں سنادیا جائے گا، برطانوی بندرگاہوں پر افراد اور اشیاء کی نقل و حمل کی 24 گھنٹے نگرانی کی جائے گی

لندن (نمائندہ سپیکر) برطانوی حکومت نے امیگریشن کے نئے نظام کو متعارف کروادیا ہے - یادرہے کہ یورپی یونین سے اخراج کے بعد برطانیہ نے پوائنٹس کی بنیاد پر ایک نیا امیگریشن نظام تیار کیا ہے - نئے سسٹم کے تحت یکم جنوری 2021ء کے بعد برطانیہ میں کام کرنے کی خواہشمند یورپی یونین اور دوسرے ممالک کے باشندوں کو آن لائن ویزا کی درخواست دینی ہوگی - ہنرمندی کی بنیاد پر ویزہ حاصل کرنے والوں کو انگریزی زبان پر عبور حاصل ہونے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا نیز اپنی کم از کم تنخواہ 25 ہزار 600 پونڈ کی شرائط پوری کرنی ہوں گی - یادرہے کہ 31 دسمبر 2020ء کے بعد برطانیہ اور یورپی ممالک کے درمیان آزادانہ نقل و حرکت بھی ختم ہوجائے گی - گوکہ برطانیہ رواں برس 31 جنوری کو یورپی یونین سے نکل گیا تھا لیکن 11 ماہ تک ٹریڈ ڈیل کو حتمی شکل دینے کیلئے سب کچھ پہلے جیسا ہی چلتا رہا تھا - گو لندن میں مذاکرات کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے لیکن برطانیہ نے سنگل مارکیٹ اور کسٹم یونین سے نکلنے کیلئے اقدامات شروع کردیئے ہیں - حکومت نے نئے بارڈر آپریشن سینٹر کے قیام کا اعلان بھی کیا ہے جو برطانوی بندرگاہوں سے برطانیہ میں داخل ہونے والے افراد اور اشیاء پر 24 گھنٹے نظر رکھے گا - بارڈرز پر تاخیر اور پریشانی سے بچنے کیلئے حکومت نے 20 ملین پاؤنڈ کا نیا سافٹ ویئر بھی خریدا ہے - آن لائن درخواست دینے پر 610 پونڈ سے ایک ہزار 408 پونڈ تک خرچ آسکتا ہے - امیدوار کو اپنی شناخت کے ثبوت کے علاوہ گزارہ کرنے کیلئے رقم بھی ظاہر کرنا ہوگی - درخواست کا فیصلہ تین ہفتوں میں سنادیا جائے گا - یورپی یونین کے ایسے شہری جو پہلے ہی برطانیہ میں مقیم ہیں انہیں 31 دسمبر کے بعد دوبارہ نئے سسٹم سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہوگی - البتہ وہ 30 جون 2021 تک ای یو سیٹلمنٹ اسکیم کے تحت رجوع کرسکیں گے۔

نواز شریف کو اشتہاری قرار دے دیا گیا

انہیں العزیزیہ اور ایون فیلڈ ریفرنسز میں سزائیں سنائی گئی تھیں

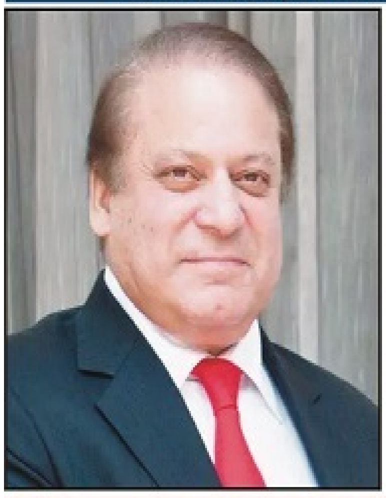

اسلام آباد (مقبول الٰہی بٹ/نمائندہ سپیکر) اسلام آباد ہائی کورٹ نے سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے - یادرہے کہ انہیں العزیزیہ اور ایون فیلڈ ریفرنسز میں سزائیں سنائی گئی تھیں جن کے خلاف انہوں نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کررکھی تھی - تاہم اس دوران میاں نواز شریف کو صحت کی بنیادوں پر اپنے علاج کے لئے برطانیہ آنے کی اجازت مل گئی - تاہم یہاں آکر میاں نواز شریف واپس پاکستان نہیں گئے - جس بارے میں مسلم لیگی حلقوں کا کہنا ہے کہ کرونا کی وجہ سے میاں نواز شریف کا علاج ابھی ممکن نہیں ہے اس لئے ڈاکٹروں نے انہیں ویٹنگ لسٹ میں رکھا ہوا ہے اور وہ علاج مکمل ہوئے بغیر پاکستان نہیں جاسکتے جبکہ حکومت (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

یورپی یونین نے پاکستانی طیاروں کو پرواز کی اجازت نہیں دی

پاکستان پہلے لائسنس جاری کرنے کا طریقہ صاف وشفاف اور فول پروف بنائے

لاہور (نعیم اشرف بٹ/نمائندہ سپیکر) یورپی یونین کی ایوی ایشن سیفٹی ایجنسی نے پی آئی اے اور پاکستان کی دیگر ائرلائنوں کو یورپ میں پروازوں کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے - شہری ہوابازی سے متعلق ایجنسی نے یہ فیصلہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پاکستانی ایوی ایشن اتھارٹی پائلٹوں کو لائسنس جاری کرنے کے طریق کار کو شفاف بنائے نیز پاکستان کو اپنے پائلٹ لائسنس کے اجراء کو فول پروف بنانا ہوگا - یورپی یونین کے کمیشن کا موقف یہ ہے کہ پاکستان ایوی ایشن اتھارٹی انہیں پائلٹوں کو جاری کردہ لائسنسز کے معاملے میں مطمئن نہیں کرسکی جس پر اسے سیفٹی کے اقدامات مزید بہتر بنانے کی ہدایت کی گئی ہے اور فی الحال پاکستانی ائرلائنز کو یورپ میں پروازوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی - یورپی کمیشن نے ڈی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

برطانیہ نے فائزر کی تیار کردہ کورونا ویکسین کے استعمال کی اجازت دے دی

ویکسین پروگرام ترجیحی بنیادوں پر اگلے ہفتے سے شروع ہوجائے گا: زندگی معمول پر آنے کی توقع

لندن (نعیم واعظ/نمائندہ سپیکر) حکومت برطانیہ نے امریکی کمپنی فائزر کی طرف سے تیار کی گئی کورونا ویکسین کی برطانیہ میں استعمال کی اجازت دے دی ہے اور آئندہ ہفتے سے ترجیحی بنیادوں پر اس ویکسین کا استعمال شروع ہوجائے گا - یادرہے کہ برطانیہ دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے کورونا ویکسین کے استعمال کی اجازت دی جو ترجیحی گروپ میں شامل مریضوں کو دی جائے گی - اس مقصد کے لئے برطانیہ چار کروڑ ویکسین کا آرڈر پہلے ہی دے چکا ہے جو دو کروڑ لوگوں کو دی جائے گی - یہ علم بھی ہوا ہے کہ بعض سنجیدہ مریضوں کو دن میں دو دفعہ بھی ویکسین دی جائے گی - یہ علم بھی ہوا ہے کہ فائزر کی تیار کردہ یہ ویکسین 95 فیصد لوگوں کو صحت یاب کرے گی - ویکسین کے استعمال کی اجازت دیتے ہوئے برٹش ریگولیٹری اتھارٹی نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ویکسین کے استعمال سے لوگوں کی صحت معمول پر آجائے گی اور روزگار زندگی پھر سے درست طور پر چل سکے گا۔

فرانس میں مساجد کے خلاف تحقیقات جاری ہیں

پیرس (حمید چوہدری/نمائندہ سپیکر) فرانس میں مسلمانوں کو شک وشبہ کی بنیاد پر نظر میں رکھا جارہا ہے اور مختلف مساجد کے خلاف تحقیقات جاری ہیں - ادھر وزیر داخلہ جیرالڈ ڈرمینن کے مطابق گذشتہ روز سے درجنوں مساجد اور نماز کے مقامات پر قدامت پرست تعلیمات کے شبہ میں تحقیقات کی جارہی ہے - انہوں نے انتباہ کیا ہے کہ اگر نماز کا کوئی بھی مقام یا مسجد شدت پسندی کو فروغ دینے میں ملوث پائی گئی تو اسے فوری طور پر بند کردیا جائیگا - یادرہے کہ فرانس میں (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

لاک ڈاؤن ختم ہونے سے مذہبی مقامات بھی کھل گئے

مساجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے سخت قسم کی شرائط پر عمل کرنا ہوگا: حکومت کی ہدایت

مانچسٹر (مقدسہ بانو/نمائندہ سپیکر) برطانیہ بھر میں لاک ڈاؤن کھلنے کے بعد گذشتہ روز یعنی دو دسمبر کو برطانیہ کے مذہبی مقامات جن میں مساجد، مدارس، مندر، چرچ، گوردوارے اور دیگر مذہبی مقامات شامل ہیں کو بھی کھول دیا گیا ہے - تاہم حکومت کی طرف سے مذہبی مقامات کو کھولنے کے ساتھ سخت قسم کی ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں جن کے مطابق مساجد میں وضو کے لئے مخصوص علاقے اور باتھ روم کے استعمال پر پابندی قائم رہے گی - مساجد میں صرف فرض نماز ادا کی جائے گی جبکہ سنت اور نوافل گھر میں ادا کرنا ہوں گے - مساجد کا داخلی اور خارجی راستہ ون وے سسٹم کے تحت ہوگا - مسجد کے اندر اور باہر سماجی فاصلوں کی پابندی لازمی ہوگی - جائے نماز اور شوز بیگ نمازی کو گھر سے ہمراہ لانے ہوں گے - مسجد میں نماز ادا کرنے والی جگہوں کو نشاندہی کی جائے گی اور انہی نشانات پر نماز ادا ہوسکے گی - دوران نماز ماسک کا استعمال لازمی ہوگا نیز نمازی ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملانے اور گلے ملنے سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔

سونے اور چاندی کی قیمت میں اضافہ

لاہور (نعیم اشرف بٹ/نمائندہ سپیکر) عالمی گولڈ مارکیٹ میں سونے اور چاندی کی قیمت میں اضافہ ہوگیا ہے اور اب عالمی مارکیٹ میں سونے کی قیمت 29 ڈالر فی اونس کے اضافہ کے بعد سونے کی فی اونس قیمت 1772 سے بڑھ کر 1801 ڈالر فی اونس پر پہنچ گئی ہے۔

سویڈن میں حجاب پر پابندی کالعدم قرار دے دی گئی

اسٹاک ہوم (سپیکر نیوز) سویڈن میں حجاب پر عائد پابندی کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے - سویڈن کے اسکون نامی علاقے کے قصبے اسکوروپ کی بلدیہ کی حجاب پر پابندی کا قانون مقامی عدالت نے کالعدم قرار دے دیا - مقامی عدالت کے مطابق بلدیہ کا یہ فیصلہ ملکی دستور اور مذہبی آزادیوں کے خلاف ہے جس کے تحت اسے کالعدم قرار دیا جارہا ہے - اسکوروپ کی بلدیہ نے گزشتہ سال دسمبر میں 13 سال سے کم عمر بچیوں کے حجاب پہننے پر پابندی لگا دی تھی جس پر علاقے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

فرانس میں سیاہ فام پر تشدد کرنے والے پولیس اہلکاروں پر فرد جرم عائد کردی گئی

3 پولیس اہلکاروں کو اپنے خلاف سرکاری فرائض کی انجام دہی میں حدود سے تجاوز اور بے جا تشدد کا الزام لگایا گیا ہے: فرانسیسی حکام

پیرس (حمید چوہدری/بیورو چیف) فرانس میں سیاہ فام پر تشدد کرنے والے پولیس اہلکاروں پر فرد جرم عائد کردیا گیا ہے - فرانس پولیس نے دارالحکومت پیرس میں ایک سیاہ فام شخص کیخلاف پولیس کی بے جا پر تشدد کارروائی کے الزام میں 4 اہلکاروں پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے - فرانسیسی حکام نے واضح کی ہے کہ چار میں سے 3 پولیس اہلکاروں کو اپنے خلاف سرکاری فرائض کی انجام دہی میں حدود سے تجاوز اور بے جا تشدد کا الزام لگایا گیا ہے - پیرس سے نمائندہ سپیکر حمید چوہدری کے مطابق 4 میں سے 2 ملزمان نے اپنی ضمانت کروالی ہے جبکہ باقی دو ابھی تک تفتیشی حراست میں ہیں - یادرہے کہ فرانسیسی حکام نے سیاہ فام پر تشدد کرنیوالے 4 پولیس افسران کو گرفتار کرلیا تھا - سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی، جس میں پولیس اہلکار سیاہ فام کے گھر میں گھس کر اسے تشدد (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

پاکستان میں حکمران تو بہت ہیں لیکن حکومت نہیں ہے: الطاف شاہد

عمران خان کو وزیراعظم بنانیوالے انہیں ان کے آئینی اختیارات بھی بتادیں

اولڈہم (سپیکر نیوز) پاک سرزمین پارٹی برطانیہ کے صدر چوہدری محمد الطاف شاہد نے کہا کہ پاکستان میں حکمران تو بہت ہیں لیکن حکومت دور دور تک نہیں ہے - عمران خان کو وزیراعظم بنادیا گیا لیکن کسی نے انہیں ان کے آئینی اختیارات اور گفتگو کے آداب نہیں بتائے - عمران خان جس لہجے میں بات کرتے ہیں وہ وزارت عظمیٰ کے منصب کے شایان شان نہیں ہے - پی ایس پی کے مرکزی چیئرمین سید مصطفیٰ کمال نے مرکز سے صوبوں تک نااہل ٹولے کو بے نقاب کردیا، ہمارے قائد انتہائی اخلاص کے ساتھ نظام کی تبدیلی کیلئے کوشاں ہیں - اپنے ایک بیان میں چوہدری محمد الطاف شاہد نے مزید کہا کہ تخت کراچی پر براجمان مراد علی شاہ بھی شہر قائدؒ کے شہریوں سمیت اہلیان سندھ کی بجائے صرف زرداری خاندان کی انتھک خدمت اور خوشامد کررہے ہیں - پیپلز پارٹی اور پی ٹی آئی والے نااہلی، بدعنوانی اور بدانتظامی کی میراتھن ریس میں شریک ہیں - انہوں نے کہا کہ عمران خان کو پنجابی فلمی کرداروں کی طرح ڈینگیں مارنے اور مخالفین کی چیخیں سننے کا بہت شوق ہے، ان کے متعدد "شوق" "پاکستان اور پاکستانیوں کیلئے "شاک" بن جاتے ہیں - عمران خان صرف (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

کورونا کے باعث ڈیبنہمز کی 240 برانچوں کو بندش کا سامنا

بارہ ہزار ملازمین کے بیروزگار ہونے کا خدشہ: ڈیبنہم کی بندش بچانے کی آخری کوشش ناکام

ریٹیل چین کے جاری رہنے کے حوالے سے صورتحال نہایت مخدوش ہوگئی ہے

مانچسٹر (مقدسہ بانو/نمائندہ سپیکر) کورونا وائرس کے بعد معیشت پر آنے والے بحران کی بازگشت بھی سننے میں آئی ہے اور اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ کا چین سٹور ڈیبنہم ملک بھر میں 240 برانچیں بند کردے گا جبکہ ان سٹوروں پر کام کرنے والے 12 ہزار ملازموں کو ملازمت سے ہاتھ دھونے کا خطرہ لاحق ہے - بی بی سی کے مطابق ڈیبنہم سٹور کو بندش سے بچانے کی آخری کوشش بھی ناکام ہوگئی ہے جس کے بعد سٹورز بند ہونے کو تیار ہیں - یادرہے کہ ڈیبنہم سٹور 1778ء میں وسطی لندن سے ایک سنگل دکان کے طور پر شروع ہوا تھا اور بتدریج یہ ایک بڑے چین اسٹورز کی شکل اختیار کرگئی، مگر اب اس ریٹیل چین کے جاری رہنے کے حوالے سے صورتحال نہایت مخدوش ہوگئی ہے۔

دنیا بھر کے مسیحیوں کے حقوق کا ترجمان
Monthly CHRISTIAN TIMES Manchester
ماہنامہ
کرسچن ٹائمز
مانچسٹر
چیف ایڈیٹر: چوہدری شفیق الزمان
ایڈیٹر: نعیم واعظ
07888997104

ریاست مدینہ کے دعویداروں نے مسیحی قوم کا مایوس کیا ہے شفیق الزمان

نعرے لگانے سے حالات نہیں بدلیں گے بلکہ اس کے لئے عملی اقدامات کرنے ہوں گے

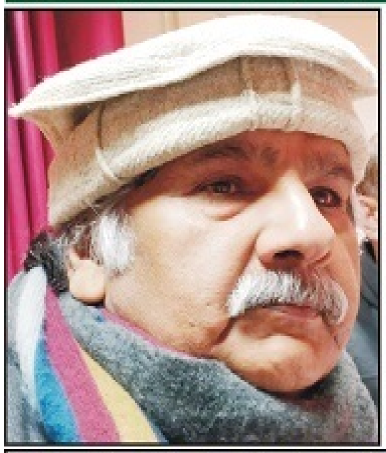

مانچسٹر (نمائندہ کرسچن ٹائمز) مسیحی عوامی پارٹی کے مرکزی چیئرمین شفیق الزمان نے حال ہی میں کوئٹہ میں ایک مسیحی قمر مسیح کے ساتھ سود خود مافیا کی جانب سے ہونیوالے شرمناک سلوک جس میں قمر مسیح کو برہنہ کر کے مار پیٹ کرنے کے علاوہ غیر اخلاقی اور غیر انسانی سلوک کیا گیا۔ بعدازاں اس واقعہ کی ویڈیو بھی بنائی گئی۔ شفیق الزمان نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اقلیتوں کے خلاف اس طرح کے غیر انسانی اور غیر اخلاقی واقعات رکنے کی بجائے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ انہوں نے ریاست مدینہ کے دعویداروں اور مسیحی عوام کی نمائندگی کرنے والے ارکان اسمبلی کی کارکردگی پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صرف نعروں اور بیانات سے کچھ بھی نہیں بدلنے والا۔ حکومت اور نمائندگان کی کارکردگی نظر بھی آنی چاہیئے۔ انہوں نے ارباب اختیار کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سلسلہ نہ رکا تو اوورسیز پاکستانی مسیحی عالمی عدالتوں میں بھی جا سکتے ہیں۔ انہوں نے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا کہ اقلیتوں کی جائز تکالیف اور مطالبات کو حل کرنے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

مسیحیوں کے مسائل کے حل کیلئے اتحاد کی اشد ضرورت ہے مسیحی اجلاس

توہین رسالت کے قانون کا غلط استعمال، کم عمر مسیحی بچیوں کے اغواء، جبری تبدیلی مذہب کا تدارک کیا جائے

لندن (نمائندہ کرسچن ٹائمز) گذشتہ دنوں اوورسیز پاکستانی مسیحی تنظیموں کا ایک آن لائن اجلاس نیو کاسل کرسچن نیٹ ورک کے تعاون اور انٹرنیشنل کرسچن کونسل کی تجویز پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں دنیا بھر کے علاوہ پاکستان سے بھی مسیحی سماجی راہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں پاکستان میں آئے روز مذہبی اقلیتوں بالخصوص مسیحیوں پر ہونے والے مظالم جن میں ذاتی مقاصد کیلئے توہین رسالت کے قانون کا غلط استعمال، کم عمر مسیحی بچیوں کے اغواء، جبری تبدیلی مذہب اور زبردستی نکاح، چرچ کے قبرستانوں اور زمینوں پر قبضے جیسے بے شمار دوسرے معاملات پر غور کیا گیا اور اس پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں این سی این نیٹ ورک کے بانی سیمسن جاوید، انٹرنیشنل کرسچن کونسل کی جانب سے پادری رابنسن اصغر، چوہدری قمر شس، سلیم متو، تسکین خان اور سلویسٹر کھوکھر، پاکستان کرسچن پریس کلب کی جانب سے مائیکل میسی، مسیحی عوام پارٹی کے چیئرمین شفیق الزمان، اوپی سی اے انگلینڈ کے کوآرڈینیٹر ہارون خان، پاکستانی کرسچن کنسرنڈ انٹرنیشنل کے مرکزی صدر سٹیفن آصف پیٹر اور ماہنامہ کرسچن ٹائمز کے ایڈیٹر نعیم واعظ نے شرکت کی جبکہ ہالینڈ سے اوورسیز پاکستانی کرسچن الائنز کے بانی راہنما وانسن گل، اٹلی سے آل پاکستان کرسچن لیگ کے صدر سرور بھٹی، فرانس سے آل پاکستان کرسچن لیگ کی راہنما اور لیگل ایڈوائزر جے جے جارج، ہالینڈ پاکستان کرسچن ایسوسی ایشن کے سربراہ جوزف ینگ سن، بلجیم سے پی سی آئی ایس کے نائب صدر چوہدری خالد صادق، امریکہ سے تنویر گلزار اور کینیڈا سے پرویز مسیح کے علاوہ پاکستان سے رواداری تحریک کے چیئرمین سیمسن سلامت، سسل اینڈ آئرس چوہدری فاؤنڈیشن کے چیئر پرسن مشعل چوہدری اور حیدرآباد سے ماہر تعلیم شبانہ آئرس نے شرکت کی۔ تمام خواتین و حضرات نے اجلاس میں کھل کر حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا۔ اس تمام گفتگو کو مرکزی نکتہ یہی تھا کہ پاکستان مسیحی برادری کو اپنے مسائل کے حل کے لئے آپس میں اتحاد کی اشد ضرورت ہے اور جب تک ایسا (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

کیمسٹ شاپس کرونا ویکسین کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرینگی

65 سال سے زائد عمر کے افراد کے ساتھ موسم بہار میں قطرے پلائے جائیں گے

مانچسٹر (پرویز مسیح رنمائندہ سپیکر رکرچن ٹائمز) کیمونٹی کیمسٹس کورونا ویکسین پروگرام میں اہم کردار ادا کریں گے جبکہ ایک اطلاع کے مطابق شمالی آئرلینڈ میں سیکڑوں کیمسٹس ویکسینیشن پروگرام کیلئے تیار ہیں۔ کیمونٹی فارمیسی این آئی کے سربراہ نے واضح کیا ہے کہ وہ یکم جنوری سے اپنا احسن کردار ادا کرنا شروع کر دیں گے۔ یاد رہے کہ ملک میں لاکھوں خوراک ویکسین کی فراہمی کیلئے بڑے پیمانے پر رسد کی فراہمی کی منصوبہ بندی شروع کر دی گئی ہے۔ جیرارڈ گرین نے کہا ہے کہ ہمیں ویکسی نیشن کی تفصیلات بتانے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ کیمونٹی فارمیسیز میں ترجیحی گروپ موجود ہیں، جن کی ذمہ داری ہم پر ہوگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایکسیس کا کام آئندہ سال موسم گرما میں مکمل ہو جائے گا۔ اگر ریگولیٹری اتھارٹی نے اجازت دے دی تو اگلے ماہ سے ہیلتھ کیئر ورکرز، کیئر ہوم میں رہنے والوں، اس کے سٹاف بشمول 80 سال سے زائد عمر افراد کو ترجیحی طور پر ویکسین دی جائے گی۔ ایسے افراد جنہوں نے ویکسینیٹرز کی حیثیت سے دستخط کئے ہیں، جن میں ریٹائرڈ ہیلتھ کیئر پروفیشنلز شامل ہیں، انہیں بھی ترجیحی طور پر ویکسین دی جائے گی۔ یہ منفی 80 درجہ حرارت کے بغیر تیزی سے خراب ہوتی ہے اور اسے بڑے پیمانے پر ویکسی نیشن کے خاص پاٹ میں فراہم کرنا پڑے گا تاکہ انفرادی خوراک، جو بڑے پیک میں آتی ہیں، ان کو بروقت استعمال کیا جا سکے۔ نئے سال میں، زیادہ خدشات کا سامنا کرنے والے افراد کے گروپوں کو (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

پاکستان ہائی کمیشن میں دس ملازمین کو قرنطینہ کر دیا گیا

خبر ملی ہے کہ بہت بڑی تعداد میں ہائی کمیشن کے ملازمین کورونا کا شکار ہوئے ہیں

لندن (کرسچن ٹائمز نیوز) پاکستان ہائی کمیشن لندن میں کورونا کی وجہ سے تقریباً 10 افسران کو قرنطینہ کر دیا گیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ بہت بڑی تعداد میں ہائی کمیشن کے ملازمین کورونا کا شکار ہوئے ہیں۔ تاہم 10 افسران کا کورونا ٹیسٹ مثبت آنے پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔ کورونا سے متاثرہ افراد میں مختلف شعبوں کے افسران اور ماتحت عملہ کے اہلکار شامل ہیں، بڑی تعداد میں کورونا کے کیس مثبت آنے پر ہائی کمیشن لندن کو مختصر عرصے کیلئے بند کرنے کی تجویز بھی سامنے آئی ہے۔ تاہم اس بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ برطانوی ہیلتھ اتھارٹیز نے ہائی کمیشن کو تمام اسٹاف کے کورونا ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیا ہے۔

اسرائیلی طیاروں کو سعودی عرب کی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت

ریاض (سپیکر نیوز) حکومت سعودی عرب نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اسرائیلی طیاروں کو سعودی عرب کی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیل ایرلائنز کی متحدہ عرب امارات میں جانے والی پروازوں کو سعودی عرب کی فضاء استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ادھر امریکی انتظامیہ کے طرف سے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

انگلینڈ میں کرسمس کے دوران دکانیں 24 گھنٹے کھلی رکھنے کی اجازت

ہزاروں ورکروں کے بیروزگار ہونے کا امکان ختم ہوگیا: رعایت سے خوب فائدہ اٹھایا جائے گا

لندن (نعیم واعظ رنمائندہ سپیکر رکرچن ٹائمز) حکومت برطانیہ نے کرسمس کے دوران دکانیں 24 گھنٹے کھلی رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ ہاؤسنگ کے وزیر رابرٹ جینرک نے یہ اجازت دیتے ہوئے کہا ہے کہ مقامی کونسلیں پرچون دوکانوں پر لگائی گئی پابندیوں کو عارضی طور پر ختم کر دیں گی۔ ایک مقامی اخبار میں لکھے گئے ایک آرٹیکل میں انہوں نے مزید واضح کیا کہ یہ سہولت شاپنگ کو زیادہ پرلطف اور محفوظ بنانے کیلئے دی جائے گی۔ تاہم یہ فیصلہ دکاندار اور کونسلیں مل کر کریں گی کہ اسٹوروں کے بند کرنے کے اوقات کب تک ہوں گے۔ نئے اوقات اور قواعد کا اطلاق پیر سے ہفتہ تک ہوگا۔ وزیر موصوف نے اپنے مضمون میں واضح کیا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی بھیڑ بھاڑ میں گھس کر تفریح نہیں کرنا چاہتا اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وائرس کو کنٹرول کرنے کیلئے سماجی فاصلے کی اہمیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ ان تبدیلیوں کا مقصد یہ ہے کہ دکانوں کو زیادہ دیر تک کھلا رکھا جائے تاکہ لوگ زیادہ محفوظ طریقے اور آسانی سے شاپنگ کریں۔ انہوں نے لوکل کونسلوں کو ہدایت کی کہ وہ کاروبار کے اوقات کا تعین کرتے ہوئے ریٹیلرز کو زیادہ سے زیادہ ممکنہ حد تک سہولت فراہم کرنے پر توجہ دیں۔ دوکانیں اور سپر مارکیٹس اسٹاک ڈلیوری کیلئے بھی زیادہ وقت دیا جائے گا تاکہ دن میں سڑکوں کو صاف رکھا جا سکے۔ اس سال بلیک فرائیڈے دکانداروں کیلئے وقت سے پہلے آ گیا، برٹش ریٹیل کنسورشیم نے اس قدم کا خیر مقدم کیا ہے، اب جبکہ کرسمس کو صرف 3 ہفتے رہ گئے ہیں، دکانداروں نے حکومت کی جانب سے دیئے جانے والے اضافی موقع کا فائدہ اٹھایا ہے۔ یاد رہے کہ کرونا کے باعث بہت سے سٹوروں کی آمدنی کم ہوگئی تھی جس کی وجہ سے بہت سے ملازمین کو نوکریوں سے یا تو فارغ کر دیا گیا تھا یا پھر انہیں فارغ کرنے پر غور کیا جا رہا تھا۔ تاہم حکومت کی نئی پالیسی سے ان میں امید کی ایک کرن پیدا ہوگئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ریٹیلر اس موقع سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔

جرمنی میں نسل پرستی ختم کرنے کے اقدامات

نسل پرستی کے خاتمے کے لئے ایک جامع منصوبے کی منظوری

سٹٹ گارٹ (ضمیر خان ریورو چیف سپیکر) جرمنی میں حکومتی سطح پر نسل پرستی کے خاتمے کے اقدامات شروع ہو گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک جامع منصوبے کی منظوری دی گئی ہے۔ جرمن میڈیا کے مطابق مجوزہ منصوبے میں 90 انفرادی اقدامات شامل ہیں، جن کا مقصد ملک میں جمہوری اقدار کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ منصوبہ کئی وفاقی وزارتوں اور عوامی نمائندوں کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے۔ اس منصوبے میں دیگر اقدامات کے ساتھ سیکورٹی اداروں کو مضبوط، فوجداری قوانین کو سخت اور متاثرہ افراد کی امداد کو بہتر بنانا سرفہرست ہے۔

برطانیہ میں بابا جان کی رہائی کا زبردست خیر مقدم عوامی ورکرز پارٹی کے کارکنوں میں خوشی کی لہر

بابا جان نے اصولوں کی خاطر سالوں تک جیل کاٹی۔ گلگت بلتستان کے لئے مکمل حقوق کی بازیابی تک جدوجہد جاری رہے گی

لیڈز (سپیکر نیوز) عوامی ورکرز پارٹی نے اپنے پارٹی رہنماؤں بابا جان، علیم خان، افتخار کربلائی، شکور اللہ بیگ اور جی بی کے دیگر تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کو عوامی جدوجہد اور محنت کش طبقات کی قوت مزاحمت کی فتح کے طور پر سراہا ہے۔ اپنے مشترکہ بیان میں عوامی ورکرز پارٹی برطانیہ کے رہنما نظہت عباس، پرویز فتح، سبطِ ہاشمی، ذاکر حسین ایڈووکیٹ، ڈاکٹر افتخار محمود، لالہ محمد یونس، نیب انور، احمد نظامی، محمد ضمیر بٹ، پروفیسر محسن ذوالفقار، چوہدری پرویز مسیح متو، صغیر احمد، نظر حسین اور رشید احمد سراہا نے ہنزہ کے عوام کو مبارکباد پیش کی اور عوامی ورکرز پارٹی گلگت بلتستان کے کارکنوں جنہوں نے اپنی آزادی اور تمام ترقی پسند بائیں بازو اور مزاحمتی قوتوں کیلئے بہادری سے جدوجہد کی جو سارے سالوں تک اس ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتے رہے۔ بابا جان اور ان کے ساتھیوں کو 9 طویل سالوں کے بعد رہا کرنا ایک یاد دہانی ہے جو ظلم و جبر کی حد اور گہرائی سے قطع نظر، حق اور انصاف ہمیشہ ہی بالادست اور قائم رہتا ہے۔ بابا جان کی رہائی بالادست طبقات اور جابر حکمرانوں کے دل میں تبدیلی کا نتیجہ نہیں بلکہ لوگوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ ہم مختلف جماعتوں اور گروپوں کی حمایت کو سراہتے ہیں جو ان کی رہائی کیلئے مستقل طور پر کھڑے رہے، خاص طور پر سینیٹر افراسیاب خٹک، فرحت اللہ بابر اور عثمان کاکڑ جنہوں نے بابا جان کی قید کو مستقل طور پر سینیٹ، میڈیا اور عوامی حلقوں میں اٹھایا۔ ہم ہیومن رائٹس ایسوسی ایشن پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں ہمیں آج مرحومہ عاصمہ جہانگیر بھی یاد ہیں جنہوں نے گلگت بلتستان میں طویل عرصے سے بابا جان کے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

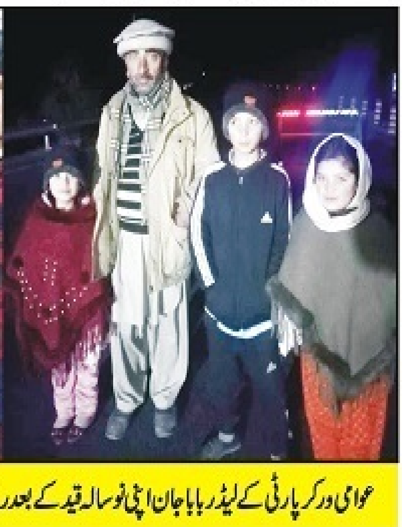

عوامی ورکر پارٹی کے لیڈر بابا جان اپنی نو سالہ قید کے بعد رہا ہو گئے، اس موقع پر وہ ایک تصویر میں اپنے بچوں کے ہمراہ جبکہ دوسری تصویر میں عوامی ورکر پارٹی کے ارکان کے ہمراہ

لندن میں لاک ڈاؤن کے خلاف مظاہرہ

پولیس کے ساتھ جھڑپیں، 150 افراد کو گرفتار کر لیا گیا

لندن (نعیم واعظ رنمائندہ سپیکر) کووڈ 19 لاک ڈاؤن کے خلاف مظاہرے میں مظاہرین کی پولیس سے جھڑپیں ہوئیں جبکہ مظاہرے میں شامل 150 مظاہرین گرفتار ہو گئے۔ مظاہرین میری آزادی واپس کرو، میں کرسمس منانا چاہتا ہوں، میرے چہرے سے ماسک کھول دو جیسے نعرے لگا رہے تھے۔ گرفتار شدگان کو نقص امن عامہ اور لاک ڈاؤن قوانین کی خلاف ورزی، پولیس پر حملہ اور منشیات قبضے میں رکھنے کے الزامات ہیں۔ یاد رہے کہ سینکڑوں افراد احتجاج کے لئے لندن کی سڑکوں پر آ گئے۔ تاہم مبینہ طور پر مشکوک سرگرمیوں کے پیش نظر پولیس نے مظاہرین کو روکا تو انہوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ پولیس کا موقف ہے کہ پولیس نے لندن میں گروپس میں جمع ہونے والے تقریباً 150 افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ حکومت کی گائیڈ لائن یہ تھی کہ کورونا کے باعث بڑی تعداد میں لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی ہے۔ مظاہرین نے اس دوران سڑکوں پر ٹریفک معطل کر دی۔ ہوم سیکرٹری پریتی پٹیل نے مظاہرین کی جانب سے پولیس افسروں کو زخمی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

SPEAKER
Manchester/ Gujrat
ہفت روزہ
سپیکر
مانچسٹر
گجرات

04 December 2020

اداریہ

آصفہ بھٹو کا خطاب اور توقعات

30 نومبر کو اپوزیشن اتحاد پی ڈی ایف کے ملتان میں جلسہ کے موقع پر حکومت اور اپوزیشن اتحاد کے آمنے سامنے آنے سے کافی تلخی اور سیاسی گرما گرمی ہوئی- حکومت کا اصرار تھا کہ کورونا دوسری لہر کی وجہ سے بیماری کے مزید پھیلنے کے خدشے کے پیش نظر اپوزیشن کو جلسہ ملتوی کر دینا چاہیئے تھا مگر اپوزیشن کا اصرار تھا کہ جلسہ ہو کر رہے گا- کورونا کے پھیلاؤ کے حوالے سے حکومت کا اعتراض بظاہر درست نظر آتا تھا مگر اپوزیشن کی دلیل یہ تھی کہ حکومتی اقدامات سے ذاتی انتقام پوشیدہ ہے کیونکہ حکومتی جماعت سمیت بہت سے جماعتیں جلسے کر رہی ہیں- مگر ان کو کیوں نہیں روکا جا رہا؟ صرف پی ڈی ایم پر یہ پابندی عائد کرنا سراسر غلط ہے -اگر روکنا ہے تو پھر سب کے لئے یکساں قانون ہونا چاہیئے-

پنجاب حکومت نے جلسے کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جس میں پنجاب بھر میں گرفتاریوں سے لے کر ملتان سٹیڈیم کو تالے لگانے اور رکاوٹیں کھڑی کرنے تک کے اقدامات شامل تھے جبکہ دوسری جانب سابق وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کی رہائش گاہ گیلانی ہاؤس سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا- سرتوڑ کوششوں کے بعد جب حکومت نے دیکھا کہ اپوزیشن کارکن اور راہنما ملتان کے گھنٹہ گھر چوک پر جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں تو حکومت نے پی ڈی ایم اتحاد کے تیور دیکھتے ہوئے یوٹرن لیا اور جلسے کی اجازت دے دی -بعص سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق اپوزیشن کی مستقل مزاجی کے ساتھ حکومتی اقدامات بھی ملتان جلسے کی کامیابی کی وجہ بنے-

ملتان جلسے کی خاص بات سابق صدر آصف علی زرداری اور محترمہ بینظیر بھٹو کی چھوٹی صاحبزادی آصفہ بھٹو زرداری کی جلسے میں آمد اور خطاب تھا- آصفہ بھٹو نے اپنے بڑے بھائی اور پیپلز پارٹی کے چیئر میں بلاول بھٹو زرداری کی علالت کی وجہ سے ان کی نمائندگی کی جبکہ پیپلز پارٹی کے سنئیر راہنما اس بات کا اشارہ دے چکے تھے کہ آصفہ بھٹو سرپرائز دے سکتی ہیں-'

آصفہ بھٹو زرداری برطانیہ آکسفورڈ بروکس یونیورسٹی اور یونیورسٹی کالج لندن سے سیاست اور معاشرتی علوم میں بیچلر ڈگری اور گلوبل ہیلتھ اینڈ ڈویلپمنٹ میں ایم ایس سی ہیں- سیاسی خانوادے سے تعلق ہونے کی بناء پر ان کی سیاست پر گہری نظر ہے- وہ سماجی کاموں میں بہت دلچسپی رکھتی ہیں- آصفہ بھٹو 2008ء میں اقوام متحدہ کی جانب سے انسداد پولیو مہم کی سفیر رہ چکی ہیں اور صوبہ سندھ میں پولیو مہم کی کامیابی میں بہت سرگرم ہیں- 2012ء میں غربت کے خاتمے کے لے غیر سرکاری بین الاقوامی فورم کے نیویارک میں منعقد ہونے والے گلوبل سٹیزن فیسٹیول سے خطاب کرنے والی واحد پاکستانی شخصیت ہیں- وہ روٹری انٹرنیشنل کی سفیر بھی ہیں-

2013ء میں انہوں نے ایک حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے عالمی سطح پر اپنی پہچان بناتے ہوئے فلپائن میں طوفان سے متاثرہ لوگوں کی مدد کے لئے 13 ہزار فٹ کی بلندی سے سکائی ڈائیو کی تھی- اس مہم کے ذریعے انہوں نے سیلاب زدگان کے لئے 28 ہزار برطانوی پونڈ چندہ جمع کیا تھا- اس ڈائیو کو انہوں نے جمپ فار ہیومینٹی یعنی انسانیت کے لئے چھلانگ قرار دیا تھا- ٹویٹر پر 25 لاکھ فالورز رکھنے والی آصفہ بھٹو خصوصی اور بے سہارا بچوں کی پیدائش' صحت کے مسائل' خواتین اور جانوروں کے حقوق کے لئے بہت سرگرم رہتی ہیں-

بہت سے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی موروثی سیاست موجود ہے مگر موروثیت پر اعتراضات بھی موجود ہیں- یہ پاکستان کا کلچر ہے اور لوگ اسے پسند بھی کرتے ہیں- موروثی سیاست کو ختم ہونے میں ابھی شاید بہت وقت لگ جائے حالانکہ تحریک انصاف اور جماعت اسلامی میں ایسا کچھ نظر نہیں آتا- بہر حال پیپلز پارٹی کا کارکن بھٹو خاندان سے محبت کرتا ہے اور اگر کوئی فرد اس کا اہل بھی ہو تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں- تصویر واضح ہو چکی ہے- پیپلز پارٹی کی طرف سے آصفہ بھٹو بھی اپنی بھائی کی معاونت کے لئے سیاسی میدان میں کامیابی کے ساتھ قدم رکھ چکی ہیں- اس میں کوئی شک نہیں کہ آصفہ بھٹو میں ان کی والدہ بینظیر بھٹو کی جھلک نظر آتی ہے-

پیپلز پارٹی جو مسلسل تین باریوں سے سندھ پر حکومت کر رہی ہے کو آئندہ الیکشن میں بھرپور کامیابی حاصل کرنی ہے- اسے نئے چہروں کے ساتھ سندھ میں بھرپور کارکردگی دکھانی ہوگی- ابھی اس کے پاس موقع ہے-

نعیم واعظ

مجلس ادارت

چیف ایگزیکٹو ●●●●●●●●●● مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر ●●●●●●●●●● محبوب الٰہی بٹ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر ●●●●●●●●●● سیمسن جاوید
ایڈیٹر ●●●●●●●●●● لویزہ محبوب بٹ
مینجنگ ایڈیٹر ●●●●●●●●●● معیزہ محبوب بٹ
سب ایڈیٹر ●●●●●●●●●● لیاقت علی عہد

بیورو چیف

لاہور (پاکستان)	نعیم اشرف بٹ	گجرات (پاکستان)	وسیم اشرف بٹ
لندن	نعیم واعظ	اٹلی	جیم فے غوری
فرانس	حمید چوہدری		

نمائندگان

اشرف علی	لندن	الحاج عباس بٹ	سٹوک آن ٹرینٹ
طارق محمود بھٹی	بولٹن	سیمسن جاوید	نیوکاسل
راجہ عباس مصور	اولڈہم	سرفراز تبسم	لیسٹر
غلام رسول شہزاد	راچڈیل	ہما احسان	مانچسٹر (لیڈی)
مظہر چوہدری	بلیک برن	پرویز مسیح	مانچسٹر
سلیم گل	نیلسن	ڈاکٹر پرویز بھٹی	نیوکاسل
پرویز اختر	گلاسگو	جاوید عنائت	پریس فوٹوگرافر (لیسٹر)

SPEAKERS (MCR) LIMITED
321 Dickenson Road
Longsight, Manchester. M13 0NR
Tel: 0161 225 5454
Mob: 07930 573129

Office Gujrat: Hilal-e-Ahmar Building, Gulzar-e-Madina Road Gujrat. Mob: 0300-6235794

Email us: Weeklyspeaker@yahoo.co.uk
speakernewspaper@gmail.com
www.speakernewspaper.com
www.twitter.com/speakernews
www.facebook.com/speakernews

Designing by :
Graphics Inn Advertiser
Furqan Shahid
+92 300 6287596
+92 333 6287595

خادم رضوی! تیرے جانے کے بعد

ملک میں اکھاڑ پچھاڑ اور تحریکوں کو چلانے اور دبانے والے وہی ہیں، جن کی نشاندہی گزشتہ روز علامہ خادم حسین رضوی نے مسلم لیگ کے قائد نواز شریف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ آج بڑی بڑی نشاندہیاں کر رہے ہیں، یہ بھی قوم کو کھل کر بتادیں کہ ممتاز قادری کو موت کے تختے پر کس نے چڑھایا تھا۔ اگر نواز شریف یہ بتانے کی جرات کریں تو وہ بھی اسلام آباد دھرنے کیلئے انہیں بار بار لانے والوں کے بارے میں بتادیں گے۔ کہنے والے کہتے ہیں، غالباً یہی وہ نقطہ تھا جو علامہ کی موت کا سبب بنا۔ علامہ خادم حسین رضوی ایک بہادر اور نڈر عالم دین تھے۔ وہ اپنی نصف سینچری کی زندگی میں مسجد اور مدرسے سے تعلق نبھاتے رہے۔ ان کا حلقہ بہت چھوٹا اور مختصر تھا۔ نواز شریف کے دور حکومت میں جب ممتاز قادری کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا گیا تو اسکے خلاف جو تحریک شروع ہوئی اس میں تحریک لبیک کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کی قیادت کرتے ہوئے علامہ خادم حسین رضوی پہلی سامنے نظر آئے۔ چار سال کے کم ترین عرصے میں انہوں نے مذہبی تحریک کے ساتھ سیاست میں بھی قدم رکھا، اور اپنے زور خطابت اور بیباکی سے عوام میں مقبولیت پائی۔ 2018ء کے الیکشن میں اس تحریک نے ن لیگ کیلئے مسائل پیدا کردیے۔ جس سے پنجاب میں اسے کئی حلقوں میں نقصان اٹھانا پڑا۔ الیکشن نتائج کے مطابق وہ صوبے کی ن لیگ اور پی ٹی آئی کے بعد تیسری سیاسی قوت کے طور پر سامنے آئے۔ اپنے عمل و کردار سے علامہ خادم حسین رضوی نے دین کی سربلندی اور سچے عاشق رسول (ﷺ) بن کے ناموس رسالت (ﷺ) کا خود کو پہرے دار ثابت کیا۔ کشمیر پر موجودہ حکومت اور فوج پر انہیں غصہ تھا کہ انہوں نے خود کشمیر بیچ دیا۔ حکومت کی طرف سے نصاب تعلیم میں (خفیہ قوتوں کی ملی بھگت سے۔ موجودہ وزیر تعلیم شفقت محمود بھی اس میں شامل تھا) آقائے دوجہاں (ﷺ) کے خاتم النبیین ہونے اور کسی نبوت باطلہ کے بارے میں نرم گوشے شامل کرنے پر تحریک چلاتے ہوئے اسلام آباد میں دھرنا دیا جس پر وفاقی وزیر قانون کو وزارت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ہم نے اس وقت علامہ کے دھرنے کو کسی سازش کا حصہ قرار دیا تھا، جس کا ثبوت علامہ نے خود دیدیا۔

پاکستان کے سواد اعظم (اکثریت) سنی العقیدہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان اسکی نمائندہ سیاسی جماعت اور جماعت اہلسنت مذہبی تنظیم ہے۔ تیسرے فوجی آمر جنرل ضیاء نے اپنے اقتدار کو مضبوط بنانے اور خود کو امیر المومنین بنانے کیلئے ملک میں کئی نئے مذاہب کو فروغ دیا۔ اس سلسلے میں سابق امریکی وزیر خارجہ کا یہ بیان بتاتا ہے کہ مسلمانوں کو کمزور کرنے اور اپنے مذموم مقاصد کیلئے انہوں نے وہابیت کے فروغ پر بہت کام کیا۔ جنرل ضیاء نے اس فرقے کو

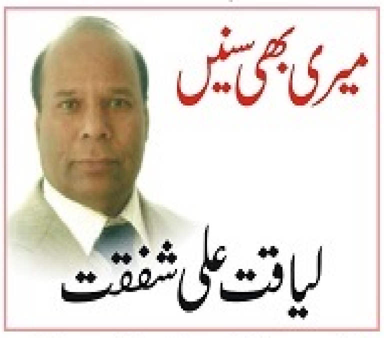

مقبول عام بنانے کیلئے تمام قومی وسائل استعمال کئے۔ مکہ اور مدینہ کے آئمہ خطباء ہی نہیں بلکہ مڈل ایسٹ کی دیگر ریاستوں سے علماء کو پاکستان بلا کر انہیں اپنے عقائد کے پرچار پر لگایا۔ یہ علماء اپنے ساتھ اپنے اپنے ملکوں سے خوب سرمایہ بھی لاتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ شیعہ مسلک کو بھی فروغ دیا گیا۔ ایران وعراق کے مذہبی راہنماؤں کو بھی اپنے عقائد پھیلانے کا پورا موقع دیا۔ افغان جہاد کے نام پر تو اس نے امریکہ کی حمایت اور روس کے خلاف جنگ میں دنیا بھر کے مذہبی شدت پسندوں کو پاکستان آنے پر انکا استقبال کیا۔ اسطرح ملک میں سیاست یا جمہوریت کے فروغ کی بجائے مذہبی شدت پسندی اور فرقہ واریت کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ مسلک اہلسنت کو دیوار سے لگانے کیلئے اس کے بڑے بڑے جید علماء اور پیروں کو جھانسہ دیکر اپنے ساتھ ملایا۔ مخالفت کرنے والوں کا ناطقہ بند کیا۔ اس طرح اس مسلک کو تین، چار دہائیوں سے کسی مرکز سے محروم کردیا گیا۔ علامہ خادم حسین رضوی کی صورت میں اس مسلک کو ایک بار پھر استعمال کرنے کیلئے سامنے لایا گیا۔ تحریک لبیک یارسول اللہ کے نام سے اٹھی، بظاہر جو بھی اس نے مذہبی یا سیاسی نعرے لگائے اس کے پیچھے اسٹیبلشمنٹ کا ہاتھ دکھائی دیا۔ علامہ کے بارے میں انکا یہی خیال تھا کہ ماضی کے سیاستدانوں اور مذہبی رہنماؤں کی طرح وہ بھی ان کی پاکٹ میں کافی دیر تک رہیں گے۔ علامہ خادم حسین رضوی جہاندیدہ اور نڈر تھے۔ اسٹیبلشمنٹ کی چال کو پہچان گئے اور وہ ان کیلئے کام کرنا اپنی سوچ کی نفی سمجھنے لگے۔ فرانس میں خاکوں کے بارے میں سرکاری سرپرستی کو دین اور مسلمانوں کیخلاف سازش قرار دیکر انہوں نے اسٹیبلشمنٹ کے روکنے کے باوجود لاہور سے مارچ کرتے ہوئے اسلام آباد میں دھرنا دیا، اور اسلام آباد کو ایک بار پھر بند کردیا۔ تو یہ عمل ناقابل معافی سمجھا گیا۔ پیر نورالحق قادری کی کوششوں سے حکومت اور تحریک لبیک کے درمیان جو معاہدہ ہوا وہ کمزور تھا، بلکہ اسی وفاقی وزیر مذہبی امور نے بعد میں اپنے ایک بیان میں اس معاہدے کو کاغذ کا ٹکڑا کہہ دیا۔

مستقبل قریب میں عالمی اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے اسلام کے نام پر شدت پسندی روکنے، قادیانیوں کو ملکی معاملات میں حصہ دلانے، اور یہودی ریاست اسرائیل کو دیگر ممالک کے ساتھ پاکستان سے بھی تسلیم کروانے کیلئے جو منصوبے جاری ہیں، انہیں روکنے کیلئے ملک میں ایسی مضبوط اور دیوار ثابت ہونے والی شخصیات اور پارٹیوں میں علامہ خادم حسین کا نام شامل کیا گیا ہے۔ چند روز قبل ہی چوتھے فوجی آمر جنرل پرویز مشرف کو ملکی قوانین کے تحت درج مقدمے میں آئین سے غداری کا مرتکب پاکر اسے سزائے موت دینے والے پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وقار احمد سیٹھ کی فوری موت کو بھی اسی سازش کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے اپنے احکامات نہ ماننے اور مخالفت کرنے والوں کو راستے کا پتھر سمجھ کر ہٹانے کی روایات عام ملتی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ علامہ خادم حسین رضوی بھی اپنے لئے راستے کا انتخاب کر چکے تھے، جو اسٹیبلشمنٹ کیلئے قابل قبول کیسے ہوسکتا تھا۔

مینار پاکستان کے سائے میں علامہ خادم حسین رضوی کے اتنے بڑے (تاریخی) جنازے نے مستقبل کی پیش بندیوں یا حلقہ بندیوں کی نشاندہی کردی ہے جبکہ اپوزیشن کے اتحاد PDM کی طرف سے اسٹیبلشمنٹ اور اسکی بنائی ہوئی حکومت کے خلاف جو تحریک شروع کر رکھی ہے اس سے وہ پہلے ہی پریشان ہیں اور اسے روکنے کیلئے شب و روز کوششیں جاری ہیں۔ تحریک لبیک کی قیادت کیلئے علامہ کے صاحبزادے سعد حسین رضوی کو انکا جانشین بنایا گیا ہے جس پر پیر محمد افضل قادری نے اپنے ردعمل میں اس جانشینی کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ نشہ کرتا ہے۔ اب اس تحریک کا مستقبل کیا ہوگا؟ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کیونکہ تیزی سے بننے اور ابھرنے والی تحاریک یا جماعتیں شاذ ہی منزل پاتی ہیں۔ علامہ خادم حسین رضوی جیسی بہادری وشجاعت اور دینی امور پر گرفت نبھانا کسی اور کے بس کی بات نہ ہو۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

نوٹ: ادارہ سپیکر کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

علامہ اقبالؒ کی اطالیہ میں آمد

اطالیہ سے علامہ اقبال کا پہلا رابطہ 1905ء میں اس وقت ہوا جب وہ انڈیا سے بحری جہاز کے ذریعے بحیرہ روم سے گزرتے ہوئے برطانیہ جا رہے تھے اور سسلی کی بندرگاہ پر رکے اور بندرگاہ پر رکے ہوئے جہاز سے سسلی شہر کو دیکھتے ہوئے انہوں نے دل کو چھو لینے والی نظمیں سسلیا لکھیں جو 1924ء میں شائع ہونے والی کتاب "بانگ درا" میں شامل ہیں۔ یہ عرب کے اس سنہرے دور کو یاد کرتے ہوئے لکھی گئی تھیں جب اس جزیرے پر اللہ ہو اکبر کی صدائیں گونجتی تھیں۔

27 نومبر 1931ء دوپہر پونے چار بجے شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کا اطالوی ڈکٹیٹر بینیٹ میسولینی نے وینس محل میں استقبال کیا۔ اس ملاقات کی خبر کو ذرائع ابلاغ میں نشر نہیں کیا گیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اطالوی حکومت نہیں چاہتی تھی کہ اس وقت کے برٹش انڈیا کی ایک مسلم شخصیت کی برطانیہ مخالف ڈکٹیٹر میسولینی سے ملاقات کی وجہ سے انڈین مسلم کیلئے مسائل پیدا ہوں۔ جب علامہ اقبالؒ موجودہ پاکستان لاہور واپس آگئے تو انہوں نے میسولینی پر دو نظمیں لکھیں ان میں سے ایک جنوری 1835ء میں "بال جبریل" میں شائع ہوئی جس کا ایک شعر دیکھیے۔

فیض یہ کس کی نظر کا ہے، کرامت کس کی ہے
وہ کہ ہے جس کی نگہ مثل شعاع آفتاب

دوسری نظم بھوپال کے شیش محل میں 22 اگست 1935ء کو لکھی جس کا ذیلی موضوع تھا، اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے۔

کیا زمانے سے نرالا ہے میسولینی کا جرم
بے محل بگڑا ہے معصومان یورپ کا مزاج
تم نے لوٹے بے نوا صحرا نشینوں کے خیام
تم نے لوٹی کشت دہقاں تم نے لوٹے تخت و تاج
پردہ تہذیب میں غارت گری آدم کشی
کل روا رکھی تھی تم نے میں روا رکھتا ہوں آج

اطالیہ میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کی صحیح اور حقیقی پہچان اس کے ادبی سرمایہ کی خوبصورتی کا اعتراف اور برصغیر پاک و ہند میں اس کی اہمیت اور خدمات کا اعتراف اس وقت شروع ہوتا ہے جب اطالیہ کے لسانی باب کے منظرنامے پر روم سے تعلق رکھنے والا السیندرو بوسانی نمودار ہوتا ہے جس نے علامہ اقبالؒ پر بہت سے مضامین اطالوی زبان وادب میں علامہ اقبالؒ کے حوالے سے تحریر کیے ہیں۔ اس نے اپنے مضامین انجمن ترقی اردو کی شائع کردہ پبلی کیشنز میں لکھے ہیں جو ڈاکٹر صیادی کی لکھی کتب "اقبال کے محبوب اشعار" اور "کاروان خیال" پر تبصروں کے حوالے سے لکھے گئے طویل مضامین پر مشتمل ہیں 1950ء کی دہائی میں بوسانی نے حضرت علامہ اقبالؒ اور الیگری دانتے پر بھی مضامین لکھے اس کے علاوہ علامہ اقبالؒ کی مذہبی فلاسفی اور مغرب کے عنوان سے طویل مضامین تحریر کیے۔ اسیندرہ بوسانی دنیا میں پہلا اطالوی (مچلس اور روم یونیورسٹی 1988-1921ء) کا اسکالر تھا جس نے علامہ اقبالؒ کا تنقیدی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا تھا۔ 1950ء کی دہائی میں اس نے علامہ اقبالؒ پر کام کیلئے خود کو مکمل وقف کر دیا اور خاص طور پر علامہ اقبالؒ کی تخلیق جاوید نامہ کو دانتے الیگری کی ڈیوین کامیڈی کے تناظر میں اور مسلم دنیا کو درپیش مسائل کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی۔

بوسانی اقبال کے ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں کا ذکر بھی کرتا ہے اور اقبالؒ اور حافظ کا ذکر یوں کرتا ہے کہ حافظ ہمیشہ زندہ رہنے والا نام ہے بلکہ یہاں تک کہ دیا کہ میں جب لب کھولتا

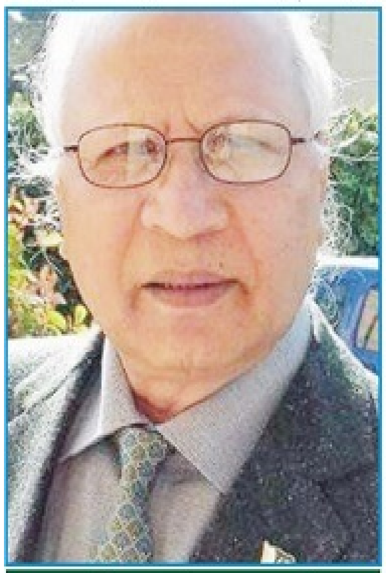

تحریر: جیم فے غوری (اٹلی)

ہوں تو سب سے پہلے حالی کا نام میری زبان پر آتا ہے وہ لکھتا ہے کہ حالی بھی فکر غالب کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ الیسندرہ بوسانی نے اپنے ایک مضمون میں غالب کے اشعار کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اقبالؒ کی شاعری میں غالب کی گونج سنائی دیتی ہے۔

اٹلی کے مشہور اٹلین شاعر و محقق اور دانشور جناب ویٹو سیلیر تو نے حضرت علامہ اقبالؒ کی شاعری کی دو کتب "بانگ درا" اور "بال جبریل" کا بالترتیب 2010ء اور 2012ء میں اردو سے براہ راست اطالوی زبان میں ترجمہ کیا ہے جو کتابی صورت میں مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ "علامہ اقبالؒ اور جدیدیت" اور "علامہ اقبالؒ اور اٹلی" کے عنوان سے اطالوی زبان میں کتب لکھی ہیں جو اقبال اکیڈمی پاکستان لاہور اور اقبال فاؤنڈیشن یورپ کے زیر اہتمام شائع ہوچکی ہیں۔

موجودہ دہائی میں محترمہ تمثیل مریم نے پارما صوبے کی یونیورسٹی میں اٹلین زبان میں علامہ اقبال کے حوالے سے "پاکستان میں بچوں کا ادب" پر مقالہ لکھا ہے۔

الیسندرہ بوسانی نے علامہ اقبال کے بیان کردہ شیطان کے متعلق فلسفیانہ اور شاعرانہ کام کو بھی اطالوی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور اس کو پانچ عناصر میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ بوسانی نے 1960ء کی دہائی میں علامہ اقبال کی نظم "آسمانی نظم" کا ترجمہ کیا اور وہ شائع بھی ہوئی جو اطالوی قارئین میں بہت مقبول بھی ہوئی مگر بدقسمتی سے آج وہ آوٹ آف پرنٹ ہے کیونکہ آج کا پبلشر رسک نہیں لینا چاہتا کہ اس کتاب پر سرمایہ کاری کرے جس سے اسے مالی منافع کی بجائے نقصان ہو۔

علامہ اقبال تعصب اور تنگ نظری سے پاک شاعر اور مفکر تھے۔ ان کا یہ شعر دیکھیے۔

مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے عذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

پاکستانی برطانوی شہریوں کے نام

برطانیہ اور یورپ سلجھے ہوئے معاشرے کے طور پر مشہور ہیں جس میں ہم سارے شہری آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہاں کے ملکی قوانین مقامی اور غیر مقامی سب کیلئے برابر ہیں۔ یہاں پر بسنے والے تمام شہریوں کو اپنے اپنے مذہب اور ایمان کے مطابق زندگی بسر کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ یورپ اور برطانیہ کی حکومتیں 1948ء سے لے کر آج تک بتدریج وقت کے ساتھ انسانی حقوق کی قانونی خامیوں، انسانی کمزوریوں اور زیادتیوں کو محسوس کرتے ہوئے بہتر کرتے آئے ہیں۔ یہاں جو بھی بنیادی انسانی حقوق کے قوانین آج لاگو ہیں وہ تمام ملکی و غیر ملکی شہریوں کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ان حکومتوں نے ایکٹیویسٹوں کی جدوجہد کو حق بجانب جانتے ہوئے ہمیں آزاد اور دوستانہ ماحول دینے کیلئے ملکی قوانین کو مذہب سے ہٹ کر سیکولر سوچ سے ترتیب دیا ہے۔ تاکہ یہاں رہنے والے تمام شہریوں کو برابری کے ساتھ جینا نصیب ہوسکے۔ گو مسیحی تعلیمات میں اپنے ہمسائے کو اپنے برابر پیار کرنے کا حکم ہے جو عملی طور پر نظر بھی آتا ہے۔ اس کیلئے مذہبی ہونا شرط نہیں ہے۔

یورپی ممالک میں گو اکثریت کا مذہب مسیحیت ہے لیکن یہاں غیر مسیحی طالب علموں کو مسیحی تعلیم پڑھنا لازمی نہیں ہے جبکہ پاکستان میں غیر مسلم بچوں کو اسلامیات لازمی پڑھائی جاتی ہے۔ برطانیہ میں مسیحی بچوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے پر اضافی نمبر بھی نہیں دیئے جاتے۔ تاکہ دوسرے بچوں کی مذہب کی بنیاد پر حق تلفی نہ ہو جس طرح پاکستان میں ہو رہی ہے۔ یہاں تعلیمی نصاب میں نفرت آمیز مواد شامل نہیں ہے۔ تاکہ کسی بچے کی دل آزاری نہ ہو۔ برطانیہ کا ہر شہری بغیر کسی نفرت اور مذہبی تعصب کے تعلیم حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنی محنت اور لگن سے سرکاری اور غیر سرکاری شعبوں میں کسی بھی مقام یا عہدے تک پہنچ سکتا ہے۔ جس کیلئے اسے سفارش یا رشوت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ ہی اسے اس کیلئے اکثریتی مذہب کا لیبل لگانے کی ضرورت ہے۔ غرض کہ معاشرے کے تمام محنتی اور لائق لوگوں کیلئے کسی بھی شعبے میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کیلئے تمام راستے کھلے ہیں۔

برطانیہ میں جنسی و مذہبی استحصال ہرگز نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے عورت کو چادر یا چاردیواری تک محدود رہنا نہیں پڑتا۔ یہاں حقوق لاء اینڈ آرڈر بہتر اور برابر ہونے کی وجہ سے لڑکیوں کو بھی لڑکوں کی طرح آگے بڑھنے کے برابر مواقع حاصل ہیں لیکن ابھی بھی برطانیہ میں مقیم کچھ پاکستانیوں پر غیر ضروری مذہبی سوچ کا غلبہ طاری ہے۔ وہ عورتوں اور لڑکیوں کی ضرورت کے مطابق حوصلہ افزائی نہیں کرتے جس سے وہ آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہوئے بھی پیچھے رہ جاتی ہیں۔ بہرکیف روشن خیال لوگوں کے بچے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ سیاست، انتظامیہ، عدلیہ یا کاروبار میں ہر سطح پر نظر آرہے ہیں۔ جہاں وہ بغیر کسی مذہبی یا اکثریتی تعصب کے اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ انہیں یہاں پر کسی انتہاء پسندی یا توہین رسالت کے قانون کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑتا۔ برطانیہ کی حکومتوں اور سیکورٹی کے اداروں کو ان کی حب الوطنی پر بھی کوئی شک نہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ کچھ مسلمان دہشت گردوں کی مدد کرتے ہوئے بھی پائے گئے ہیں۔

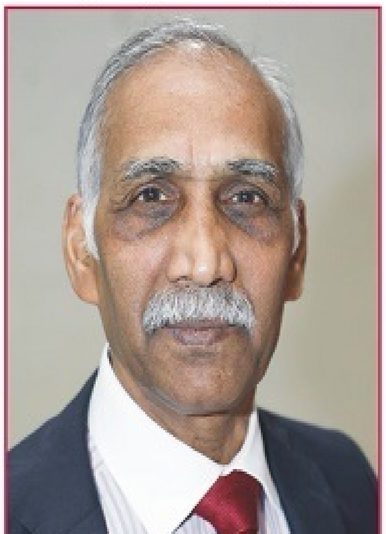

تحریر: چوہدری پرویز مسیح مٹو

برطانیہ میں بہت سارے کاروبار اور ادارے چوبیس گھنٹے کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔ کام پر آنے جانے یا سفر کرنے کیلئے عورت یا مرد سب خود کو محفوظ تصور کرتے ہیں۔ اکا دکا واقعات ہو جاتے ہیں۔ اس میں مقامی یا غیر مقامی کی تخصیص نہیں ہے۔ انتظامی ادارے دیانتداری سے ملزم کے خلاف حرکت میں آتے ہیں اور ملزم کو قرار واقعی سزا ملتی ہے۔ عدالتیں بھی رنگ ونسل، مقامی وغیر مقامی یا مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر فیصلے کرتی ہیں۔ عدالتیں فیصلے کرتے ہوئے کبھی مذہبی انتہائی پسندوں کو خاطر میں نہیں لاتیں اور آزادی سے قانون کے مطابق ہر کیس کا فیصلہ کرتی ہیں جبکہ ان کے فیصلوں سے انصاف کی جھلک واضح ہوتی ہے۔ حکومتیں عدالت کے فیصلوں پر عمل درآمد کرواتی ہیں، وہ بھی عین قانون کی روح کے مطابق۔

برطانیہ اور یورپی یونین میں مسیحیت کو دوسرے مذاہب سے بچانے اور کسی مسیحی کو امتیازی درجہ دینے کیلئے کوئی قانون نہیں بنایا گیا۔ جیسا کہ پاکستان میں توہین رسالت کے متنازعہ قوانین بنے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں ایک کی بجائے کئی قوانین ہیں۔ ملکی قوانین، اسلامی قوانین، جرگہ اور پنچایت وغیرہ جبکہ یورپ میں محض ایک ہی قانون ہے اور وہی قانون سب سے بالاتر ہے۔ کوئی قانون ایسا نہیں جس کے خوف کی وجہ سے مسلمان یا کسی دوسرے مذہب کے لوگ اپنا ایمان یا مذہب ترک کرنے پر مجبور ہوجائیں یا اپنے ایمان کا اظہار یا دفاع کرتے ہوئے گھبرائیں۔ برطانیہ اور یورپی یونین کا ہر شہری آزادی سے اپنے ایمان پر عمل پیرا ہے۔ ہر مذہب کے لوگ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔

عملی طور پر آزادی مذہب کے قانون سے ہر شخص لطف اندوز ہوتا ہے۔ اسی طرح اختلاف رائے اور آزادی رائے میں بھی ہر شہری کو برابر کا قانونی تحفظ حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے گفتگو سیاسی ہو یا مذہبی یا پھر سماجی ہر یورپی شہری ایک دوسرے کی بات کو تحمل سے سنتا ہے اور شائستگی سے جواب دینے کا پابند ہے لیکن افسوس کہ یہاں بھی بعض غیر مقامی مسلمان غصے میں آکر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ برطانوی قانون اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ امیگرنٹس کے حقوق کا تحفظ قانون میں موجود ہے جو مقامی اکثریت سے انہیں محفوظ رکھنے کیلئے ہے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم اکثر یورپ یا برطانیہ سے نالاں دکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ ہم یہ سب جانتے ہیں کہ یہ سب حقوق ہمارے آبائی ملک پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو حاصل نہیں ہیں۔ پاکستان کی تمام حکومتیں، انتظامی ادارے، عدالتیں زیادہ تر اکثریتی معاشرہ اقلیتوں سے نفرت اور مذہبی تعصب رکھتے ہیں۔ پاکستانی سیاستدان برطانیہ کو آئے دن اسلاموفوبیا کا ورد سناتے رہتے ہیں۔ خود اپنے ملک میں غیر مسلموں کو اپنے مذہب اور ایمان کے ساتھ جینے کا حق دینے سے قاصر ہیں۔ تحفظ دینا تو خیر بہت دور کی بات ہے۔ جس کی وجہ سے آنے والی تین یا چار دہائیوں تک پاکستانی اقلیتیں ختم ہو جائیں گی۔ اس کے برعکس مسلمان برطانیہ میں پھل پھول رہے ہیں کیونکہ یہاں پر مسلمانوں کے مذہبی اداروں اور نجی جائیدادوں پر پاکستان کی طرح حکومتیں اور اکثریت شب خون نہیں مارتی بلکہ الٹا انہیں اپنی خالی عبادت گاہیں یا سرکاری املاک مفت یا انتہائی کم قیمت پر فلاحی کاموں کی بنیاد پر عبادت گاہ یا مسجد و مندر کی تعمیر کیلئے دے دیتی ہیں۔ یہاں پر نکاح کی ایک عمر مقرر کردی گئی ہے اور کسی کی عمر چھوٹی یا بڑی لکھ کر قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوسکتی اور یہ قانون تمام شہریوں کیلئے یکساں ہے۔ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

چلو ایسا کر لیتے ہیں

نذرِ آتش

محبوب الٰہی بٹ

ممتاز دانشور سہیل وڑائچ نے مانچسٹر کے ایک پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے بڑے دکھ کے ساتھ کہا تھا کہ برطانیہ کے پاکستانیو! تم نے ہمیں بہت پیسہ بھیجا ہے- بہت سے تحائف بھیجے ہیں- ہم تمہارے مشکور ہیں کہ جب بھی وطن پاکستان پر کوئی کڑا وقت آیا تم نے اپنا پیٹ کاٹ کر ہماری مدد کی- اب ہماری ایک اور مدد بھی کریں کہ اب ہمیں یہاں سے اچھی روایات بھیجیں - ایسی روایات جن پر چل کر یورپ نے اس قدر ترقی کی کہ تیسری دنیا کے ممالک کی کریم یہاں آ کر ٹیکسیاں چلانے اور صفائی تک کا کام کرنے کو تیار ہو جاتی ہے- خدا کیلئے اب ہمیں مزید پیسے نہ بھیجیں بلکہ وہ نظام بھیجیں جس میں ہر کسی کو انصاف ملے اور ہر کوئی خوش وخرم ہو-

سہیل وڑائچ بھلے قد کا ٹھ اور جسم کی بناوٹ میں مجھ سے بڑے ہی کیوں نہ لگتے ہوں لیکن حیران کن بات ہے کہ سہیل بھائی عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں- ہم نے تقریباً ایک ہی وقت میں لاہور میں صحافت کا آغاز کیا- تاہم سہیل بھائی کو اللہ تعالیٰ نے صحافت کے میدان میں بہت عزت دی- "ایک دن جیو کے ساتھ" میں سوال کرنے میں انہیں کمال حاصل ہے کہ جب وہ کوئی چبھتا ہوا سوال بھی کریں تو ایسے طریقے سے کرتے ہیں کہ مسئول درست جواب دیئے بغیر نہیں رہ سکتا- سہیل نے یہ بات گذشتہ سال کہی تھی اور میں اس وقت سے اس کی کہی ہوئی بات کے بارے میں سوچ رہا تھا-

کہتے ہیں کہ گوتم بدھ نے انچاس دن تک شہر گیا کے نزدیک بڑ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر گیان کیا تھا تب جا کر اسے روشنی کی کرن نظر آئی- تاہم میرا گیان کچھ زیادہ ہی ہو گیا- البتہ خوشی اس بات پر ہوئی کہ آج میں ایک ایسے نتیجے پر پہنچ گیا ہوں جس سے وطن پاکستان میں وہی روایات جنم لے سکتی ہیں جیسی برطانیہ کے معاشرے میں ہیں- پاکستان کے حوالے سے کسی دانشور نے کہا تھا کہ وہاں سب کچھ ہے صرف سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے- وہاں ہر شخص پاکستانی بن کر نہیں بلکہ کبھی مسلمان بن کر اور کبھی سنی، وہابی یا شیعہ بن کر سوچتا ہے- وہاں فرقہ مخالف کو کافر قرار دینا اور مسلک مخالف کے ماننے والوں کو قتل کرنا جنت میں جانے کا ٹکٹ تصور ہوتا ہے- اگر اس مسئلے کا حل تلاش کریں تو اس کا سرا معلوم کرنا پڑے گا- یقیناً یہ چند علماء ہی ہیں جو یہ منافرت پھیلا رہے ہیں ورنہ پاکستانی مسلمان تو اس قدر سادہ ہیں کہ قرآن بھی ناظرہ پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ اسے جنت الفردوس میں جگہ مل جائے گی حالانکہ اسے یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ پڑھ کیا رہا ہے- جس طرح ہندو پنڈت نے مذہبی کتابوں کا علم اپنے پاس رکھا اور عام آدمی تک اس کی رسائی ناممکن بنا دی - اسی طرح مسلمان علماء نے بھی ان کی تقلید میں یہ کہہ کر لوگوں کو گمراہ کیا کہ تم ناظرہ قرآن مجید پڑھتے رہو تمہیں ثواب اور جنت الفردوس دونوں مل جائیں گی- حالانکہ یہ بات اللہ رکھی بھی جانتی ہے کہ قرآن جسم ہلا ہلا کر عربی زبان میں پڑھنے کیلئے نہیں آیا بلکہ اس لئے آیا ہے کہ مسلمان اس کو سمجھے اور اس پر عمل کرے-

دوسری بات یہ ہے کہ ہر شخص حکومت سے یہ تو مطالبہ کرتا ہے کہ اسے سہولتیں فراہم کی جائیں لیکن کوئی شخص یہ نہیں سوچتا کہ آخر یہ سہولتیں فراہم کرنے کیلئے رقم کہاں سے آئے گی؟ برطانیہ میں طریق کار یہ ہے کہ یہاں ہر وہ شخص جو ایک مخصوص حد تک اجرت لیتا ہے اسے ہر سال اپنے ٹیکس کے گوشوارے داخل کرنے پڑتے ہیں- پھر حکومت اس کی سالانہ آمدنی پر جتنا بھی ٹیکس ہو وہ وصول کرتی ہے جو قومی خزانے میں جاتا ہے اور اس سے اتنی رقم اکٹھی ہو جاتی ہے کہ جس سے ملک کا نظام چل سکتا ہو- اگر رقم کم یا زیادہ پڑ جائے تو اگلے سال ٹیکس کی شرح میں اضافہ یا کمی بھی ہو سکتی ہے - عجیب بات ہے کہ یہاں ہر شخص ٹیکس دیتا ہے- گو لوگ زیادہ ٹیکس لئے جانے پر احتجاج بھی کرتے ہیں اور ان لینڈ ریونیو کے خلاف کیس بھی کرتے ہیں لیکن ٹیکس دینے میں کوتاہی نہیں کرتے - اگر کیس کا فیصلہ ان کے حق میں ہو جائے تو انہیں اضافی رقم واپس کر دی جاتی ہے- پاکستان میں ٹیکس کا نظام ہی نرالا ہے- وہاں دو ہزار کا ٹیکس بچانے کیلئے ڈھائی ہزار روپے رشوت میں دے دیئے جاتے ہیں اور تلوار پھر بھی سر پر لٹکتی رہتی ہے- ٹیکس دینے سے انسان کی عزت نفس میں بھی اضافہ ہوتا ہے- پولیس اور سرکاری محکموں کے ملازمین خود کو عوام کا خادم سمجھتے ہیں کیونکہ اگر کوئی کسی ٹیکس گزار سے یہ پوچھے کہ تم کون ہو تو وہ آگے سے جواب دیتا ہے کہ میں اس ملک کا ٹیکس دینے والا ہوں اور تم میرے ملازم ہو- 1993ء میں ایک پولیس والے کو راقم نے بھی یہی جواب دیا اور ساتھ ہی اس کی رپورٹ پولیس کے محکمے کو کر دی جس پر اسے نو ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا- تاہم حیرانی اس وقت ہوئی جب وہ پولیس افسر میرے گھر پر مجھ سے معذرت کرنے آیا آیا-

پاکستان میں لوگوں کو ٹیکس کا شعور نہیں ہے- یہ شعور نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جو تھوڑا بہت ٹیکس عوام حکومت کو دیتے ہیں اس کا مصرف درست نہیں ہے- اس ٹیکس کی رقم کو منتخب نمائندوں کو سہولتیں دینے پر تو خرچ کیا جاتا ہے لیکن اس سے عوام کو کوئی بھلا ہوتا نظر آئے تو تب ہی ٹیکس کا نظام درست ہو سکتا ہے- سرکاری ملازمین اور وزراء کو دی جانے والی سرکاری گاڑیوں کا رواج ختم کیا جائے اور ان سے جو ریونیو بچے اسے ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کی حالت بہتر بنانے میں صرف کیا جائے نیز سٹاف کو اعلیٰ تنخواہیں دی جائیں- ارکان اسمبلی اور وزراء کو محض وہ سہولتیں دی جائیں جو ضروری ہوں اور جو محض اسلئے ہوں جو ان کے فرائض منصبی پورے کرنے میں مانع ہوں- ادھر حالات یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ٹیکس کیوں ادا کریں؟ جواب یہ ہے کہ اگر آپ ٹیکس ادا نہ کریں گے تو پھر آپ ملک کیلئے اعلیٰ تعلیمی اور صحت کی سہولتوں کا مطالبہ بھی نہ کریں-

پاکستان کا المیہ یہ ہے کہ وہاں سرکاری ملازم اپنی ڈیوٹی محض نمائشی طور پر ہی کرتے ہیں- زیادہ وقت وہ اپنے ذاتی کاروباروں کو دیتے ہیں- ڈاکٹر اپنی ہسپتال کی ڈیوٹی محض چند گھنٹے کیلئے ہی کرتے ہیں- زیادہ تر وقت وہ اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں اور کلینکس کو دیتے ہیں کیونکہ ہسپتالوں میں وہ سہولتیں ہی نہیں جو پرائیویٹ ہسپتالوں میں ہیں- پاکستان میں ڈاکٹروں کی کمی نہیں ہے اس لئے وہاں ہسپتال بھی آبادی کے تناسب سے ہی کھولے جانے چاہئیں - اگر عوامی نمائندے گاڑیوں کی بجائے پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کر لیں گے تو کوئی قیامت نہیں آ جائے گی- برطانیہ میں ارکان اسمبلی جب پارلیمنٹ میں اپنی ڈیوٹی مکمل کرنے کے بعد گھروں کو جاتے ہیں تو ٹرین میں سفر کرتے ہیں جبکہ کئی دور دراز علاقوں کے لوگ پبلک جہازوں پر سفر کرتے ہیں - یہاں گاڑیوں کا مکمل قافلہ لے کر جانے کا کوئی رواج نہیں ہے اور نہ ہی رکن اسمبلی کو اپنے تحفظ کے نام پر اسلحہ والے کسی باڈی گارڈ کو ساتھ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے-

پاکستان میں حادثات بھی بہت سے ہوتے ہیں- برطانیہ میں بھی حادثے ہوتے ہیں لیکن شاذ ہی کوئی جانی نقصان ہوا ہو- گاڑیاں تباہ ہو جاتی ہیں لیکن سواریوں کو محض معمولی چوٹیں ہی آتی ہیں- اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں جو گاڑی پانچ افراد کے استعمال کے لئے بنائی جاتی ہے اس میں بیس افراد بھی سفر کر لیتے ہیں- جب یہ معاملے ہوں گے تو پھر حادثات میں جانی نقصان بھی ہوں گے- دوسری اہم بات یہ کہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لئے ہوتے ہیں لیکن پاکستان میں فٹ پاتھوں پر دوکانوں نے سامان رکھا ہوتا ہے اور لوگ سڑک پر چل رہے ہوتے ہیں- اب جو سڑک موٹروں کے لئے بنی ہے اس پر کوئی پیدل چلے گا تو وہ پھر حادثے کا شکار ہی ہوگا- برطانیہ کا قانون ہے کہ اگر کوئی سائیکل سوار بھی سڑک پر جا رہا ہو تو گاڑی کو اس کے پیچھے ہی خود کو رکھنا پڑتا ہے- اسی طرح ٹریفک کے قوانین کو بھی بہتر بنایا جائے اور ان قوانین کی مکمل طور پر پابندی کی جائے-

ایک اہم بات اگر کسی حادثے میں کسی کی جان چلی جائے تو متوفی کے لواحقین کو یہ کہہ کر تسلی دی جاتی ہے کہ اللہ نے اس کی موت لکھی ہی ایسے تھی- اللہ کی مرضی کہہ کر جرم پر پردہ ڈالا جاتا ہے اور جرم کے پیچھے چھپی ہوئی مجرمانہ ذہنیت کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے- اگر کسی بھی حادثاتی موت کی مکمل تفتیش کی جائے اور قصوروار کو سزا دی جائے تو اس سے اموات میں کمی بھی ہو سکتی ہے اور نظام بھی بہتر طور پر چل سکتا ہے-

سرکاری دفاتر میں حاضری کو مؤثر بنایا جائے- اگر افسر خود ہی لیٹ آئے گا تو پھر وہ سٹاف کو کیسے قابو کر سکے گا- سیاسی بنیادوں پر بھرتی کرنے کی بجائے بلا امتیاز مذہب و نسل محض پاکستانی کی بنیاد پر درست امیدوار کی تعیناتی کی جائے تو وہ اہل شخص اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر محکمے کی ترقی کا پاسدار ہوگا-

ترقیاتی فنڈز منتخب نمائندوں کی صوابدید پر چھوڑنا بند کر دیا جائے اور یہ اس محکمے کو دیا جائے جس کا یہ کام ہو- اس پر سیاستدانوں کو نگرانی پر رکھا جا سکتا ہے لیکن انہیں اس فنڈنگ میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے - فنڈنگ درست مقاصد پر خرچ کی جائے اور اس کا مکمل انحصار اس محکمے کے ملازمین پر ہو جو ضرورت کے مطابق اپنی ترجیحات مقرر کریں- اسی طرح عدالتی نظام کو تیز کیا جائے - اگر اس کے لئے زیادہ ملازم رکھنے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کر لیا جائے- اگر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ میں کیس مکمل کر لیا جائے تو اس سے التواء میں پڑے ہوئے بہت سے کیسوں کا فیصلہ ہو جائے گا-

یہ چند کام ہیں جن کو کرنے سے ملک پاکستان ترقی کر سکتا ہے - سہیل بھائی ہماری ذمہ داری یہاں تک ہی تھی جو ہم نے پوری کر دی- اب اس کو لاگو کرنا آپ کے اختیار میں ہے- ارباب و بست وکشاد سے کہیں کہ ان تجاویز پر غور کریں-

تعصب

تعصب نفرت اور جاہلیت کی پیداوار ہے۔ اس لئے اس پر دانشوروں نے بہت کچھ لکھ رکھا ہے۔ میں بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں تاکہ میرے من کا بوجھ ہلکا ہو جائے اور کسی کے دل میں میری بات بھی اثر کر جائے۔

عام گفتگو میں جب بھی تعصب کا ذکر آتا ہے تو لوگوں کے ذہنوں میں گورے اور کالے کا تصور اُبھرتا ہے۔ لیکن تعصب کا احاطہ بہت وسیع ہے۔ رنگ، نسل، جنس، عمر، مذہب، کلچر وغیرہ میں بھی تعصب پایا جاتا ہے۔ یہ کل کی پیداوار نہیں بلکہ عرصہ دراز سے معاشروں میں دیکھنے میں ملتا ہے۔ جس معاشرے میں تعصب کی بیماری ہو وہ بلاشبہ ترقی نہیں کر پاتا۔ ترقی یافتہ ملکوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی کبھی اس بیماری میں مبتلا تھے۔ لیکن انہوں نے جدوجہد کر کے اس کو اپنے ملکوں سے ختم کر دیا ہے۔ کچھ ملک ابھی بھی اس بیماری میں مبتلا ہیں لیکن غلط فہمی میں ہیں کہ ان کے معاشرے میں ایسا کوئی روگ نہیں ہے۔ میرے مشاہدے، علم اور تجربے کے مطابق ملک پاکستان تعصب میں سر فہرست ہے۔ یو۔ این۔ او کے ہیومن رائٹ ڈیپارٹمنٹ سے باآسانی اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

جب کسی ملک کو متعصب قرار دیا جاتا ہے تو ایک خاص منفی رویے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جس میں سمجھا جاتا ہے کہ تمام سہولیات، طاقت، حیثیت اور وقار پر اکثریتی گروہ کا حق ہے، اقلیتی گروہ کا نہیں۔ اس منفی رویے کا علم حکومتی اور مذہبی اداروں کو بخوبی ہوتا ہے مگر ماننے کو تیار نہیں ہوتے۔ بالکل ایسے ہی جیسے گورنمنٹ کہے کہ ہم ایک کروڑ عوام کو نوکری دیں گے جو جھوٹ ثابت ہوا ہے مگر گورنمنٹ اس جھوٹ کو جھوٹ تسلیم نہیں کرتی۔ 50 لاکھ گھر بنا کر دے گی مگر اس جھوٹ سے بھی انکاری ہے۔ اسی طرح اقلیتوں کے ساتھ گورنمنٹ اور اکثریتی طبقے کا متعصبانہ رویہ قائم ہے لیکن یہ حقیقت بھی ماننے سے انکاری ہے۔

محی الدین عباسی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں "جمعہ 4 مئی 2018 کو مسجد الحرام کے امام اور خطیب شیخ صلاح بن حمید نے اس ضمن میں خبردار کیا تھا کہ تعصبات اور نفرت خطرناک سماجی امراض ہیں۔ یہ انسانیت کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ تعصب کی ہوا چلتی ہے تو تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ، مہذب و غیر مہذب، دیندار و غیر دیندار کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ یہ ظلم کی تحریک ہے۔ یہ نفرت اور بدعنوانی کا بہت بڑا سبب ہے"۔

یہ بہت بڑا سچ ہے جو امام صاحب نے بیان کیا ہے۔ یہی تعصب پاکستان کے ہر طبقے میں اقلیتوں کے خلاف پایا جاتا ہے۔ ظلم کی تحریک ہے۔ اگر کوئی مسیحی ظلم کی تحریک کے خلاف آواز اُٹھائے تو اُسے غدار جیسے الفاظ سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن اگر یہی الفاظ حسن نثار ادا کریں تو کسی کی جرات نہیں کہ اُسے چیلنج کریں۔ وہ سچائی سے چیلنج کرنے والے کا منہ بند کر دیں گے۔ جاوید چوہدری، جاوید غامدی اور مبشر لقمان جیسے لوگ اقلیتوں کے ساتھ تعصب، نفرت اور ناانصافی کا ذکر

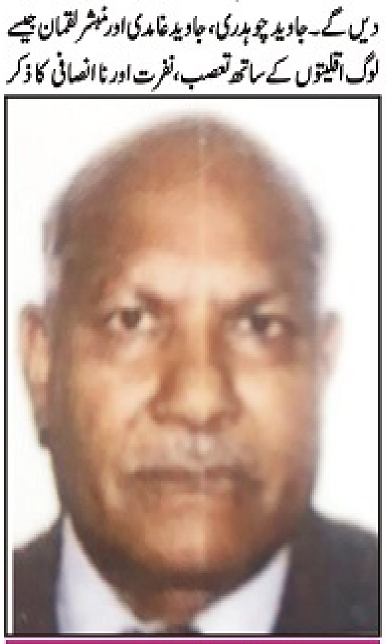

تحریر: ڈاکٹر جان

کرتے رہتے ہیں مگر مذہبی گروپوں کے خوف سے حکومت میں سکت نہیں کہ کسی ظلم کا ازالہ کر سکے۔ جاوید چوہدری نے حال ہی میں جس تعصب اور اس کے تدارک کے بارے کہا ہے آپ بھی پڑھیئے۔

"ملکی قانون سب پاکستانیوں کیلئے برابر ہونا چاہئے۔ اگر انڈیا میں ایک مسلمان صدر بن سکتا ہے تو ہمارے ملک میں کوئی مسیحی، ہندو، سکھ، پارسی صدر کیوں نہیں بن سکتا۔ آپ کو یہ امتیازی سلوک ختم کرنا ہوگا۔ پارلیمنٹ اپنے اگلے جائنٹ سیشن میں لفظ اقلیت پر پابندی لگا دے کیونکہ ہر شہری، اُسکا تعلق خواہ کسی بھی مذہب یا طبقے سے ہو، وہ صرف پاکستانی ہے۔ لہٰذا اس ملک میں پاکستانیوں کو اقلیت اور اکثریت میں تقسیم کرنے کی سیاسی بدعت ختم ہونی چاہیے"۔

پاکستان کا تعلیمی نصاب نفرت انگیز مواد سے بھرا پڑا ہے۔ اس نفرت انگیز مواد کی اس قدر تشہیر ہو گئی ہے کہ آپ انٹرنیٹ پر کئی سو صفحات دیکھ سکتے ہیں۔ یو کے کی حکومت نے پاکستان کو وارننگ دے رکھی ہے کہ اپنے تعلیمی نصاب کو درست کریں کیونکہ کسی ایک مخصوص مذہب کے عقائد کو نصاب اور درسی کتابوں کا حصہ بنا کر دوسرے مذہب کے بچوں کو جبری پڑھانا بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

حکومت پاکستان کا تدریسی نصاب 2020ء اقلیتی بچوں کو مسلمان بنانے کی سازش ہے جس کی اقلیتیں پُر زور مذمت کرتی ہیں۔ ذرا سوچنے کی زحمت کریں کہ 18 سال سے کم عمر ووٹ نہیں، گاڑی نہیں، الیکشن نہیں، گاڑی کا لائسنس نہیں، شناختی کارڈ نہیں، موبائل سم نہیں لے سکتا تو مذہب کیسے تبدیل کر سکتا ہے؟ اس کا جواب پاکستانی متعصب معاشرے میں بڑی آسانی سے مل جاتا ہے جہاں ایک متعصب جج 13 سال کی بچی کے اغوا، جبری مذہب کی تبدیلی اور جبری نکاح کا کیس خارج کر کے بچی کو اغواء کرنے والے کے حوالے کر دیتا ہے۔ یہ تعجب کی بات نہیں؟ جس ملک میں ایک اندھے کا ڈرائیونگ لائسنس بن سکتا ہے وہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر میں پاکستان میں تعصب بارے حقائق بیان کرنا شروع کر دوں تو ایک کتاب بن جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ اسلاموفوبیا کا نعرہ لگانے والے ذرا اپنے گریبان میں بھی جھانک کے دیکھیں۔

سعادت حسن منٹو لکھتے ہیں، "شیطان اتنا بڑا گستاخ تھا کہ اُس نے سید ھا خدا کو کہہ دیا کہ میں نہیں کرتا سجدہ، اور مردود ہو گیا۔ اور خدا اتنا بڑا سیکولر ہے کہ اُس نے اختلاف رائے پر بھی شیطان کو نہیں مارا بلکہ اُسے مہلت دی کہ اپنے نظریے پے لوگوں کو قائل کر سکتا ہے تو کر لے"۔ مسلمان قائل کرنے کے عادی نہیں بلکہ پاکستان میں اقلیتوں سے جبری مذہب تبدیل کروایا جاتا ہے اور جبری نکاح کیا جاتا ہے۔ ایسے کیس ملکی بدنامی اور شرمندگی کا باعث بنتے ہیں۔ لیکن کسی کو پرواہ نہیں۔

بائبل مقدس میں متی رسول کی انجیل ۷ باب ۲-۵ آیت میں یوں مرقوم ہے، " اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔ تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تُو اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں؟ اے ریاکار، پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا"۔ اس حوالے میں عقلمند کے لئے تو بہت بڑا سبق ہے مگر جاہل لوگ اس کو تعصب کی نظر کر دیں گے۔

تعصب کی آگ میں جلتا ہے شہری شہری سے
حسد کی آگ میں اقلیتوں کو جلایا گیا
قانون رسالت کی تلوار رکھ کے گردن پر
عمر بھر ہم مسیحیوں کو یاں ڈرایا گیا

بجتی ہے میرے دل میں تیری یاد کی پائل (نعیم حیدر)

ویلش کے لفظ cerdd "سیرڈ" کا ترجمہ "آیت" یا "میوزک" میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس میں اس کے دونوں معنی شامل ہیں، جیسا کہ ہم تاریخ سے جانتے ہیں، جب عظیم ویلش شاعر اپنی شاعری پیش کر رہے تھے تو اس کے ساتھ موسیقی بھی شامل تھی۔ شاعری اور موسیقی دونوں ہمیشہ ہی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے اور موسیقی، شاعری بولنے والوں کے لفظ اور ان کی کارکردگی صدیوں سے ہمارے معاشرے کا ایک حصہ رہا ہے۔ "eistsdfod" نامی تہواروں میں ادب، موسیقی اور شاعری کا امتزاج ہوتا رہا ہے۔ یہ ثقافتی مقابلے صرف امیروں یا تعلیم یافتہ افراد کیلئے نہیں تھے، بلکہ عوامی سطح پر ہوں اور دیگر جلسہ گاہوں میں ہوتے تھے اور سب کو ساتھ ملاتے تھے۔ وہ آج بھی ویلش معاشرے میں پائے جانے والی زبانی روایت کا ایک حصہ ہیں کیونکہ یہ متعدد دوسری ثقافتوں میں بھی موجود ہیں جتنی کہ ہندوستان اور پاکستان میں زبانی کہانی سنانے یا نظم کی تعریف کرنے کی روایت ہے۔

(Dafydd ap Gwilym) ڈفیڈ اے پی گویلم 14 ویں صدی کے ویلش شاعر کو اب تک کا سب سے بڑا ویلش شاعر سمجھا جاتا ہے۔ مگر آج ہم بات کریں گے نعیم حیدر کی محترم نعیم حیدر کا کمال یہی ہے کہ وہ شاعر سے زیادہ نغمہ نگار ہیں دراصل ان کے ہر شعر میں نغمگی اور ترنم بدرجہ اُتم موجود ہے ابھی گذشتہ روز ایک پروگرام "بزم سخن" "اسلام اردو چینل لندن" جس کے میزبان معروف دانشور سہیل ضرار خلش کیساتھ ایک انٹرویو دیکھا جس سے ان کی شخصیت کے کئی پہلو سامنے آئے وہ اردو زبان میں بحیثیت شاعر، نعت، غزل، نظم، گیت، ہائیکو میں طبع آزمائی کرتے ہیں ان کا اپنا ایک انداز بیاں اور سلوب ہے دراصل زندگی بقع نور میں پابند رہنے کا نام نہیں بلکہ عروسہ زندگی کے ناز و انداز اور ادائے نور و نار کے دیکھنے کا نام ہے۔ جس کی تصویر ان کے اشعار میں بھرپور ملتی ہے حیات اور اسکی تلخی اور شیرینی کو محسوس کرتے ہوئے آپکے یہاں بیان کا والہانہ پن اور شگفتگی متاثر کن ہے۔ ان کے کلام میں ایک حساس اور دردمند دل دھڑکتا ہے آپ نے غزل کی لطافت اور بیانیہ کی نزاکت کو برقرار رکھا جس سے آپ کی الگ پہچان بنتی ہے،

بجتی ہے میرے دل میں تیری یاد کی پائل
اک جشن سا رہتا ہے میری ذات کے اندر

نعیم حیدر کا آبائی علاقہ ہری پور ہے جبکہ ایک مدت سے اٹک وادی چھچھ میں مقیم رہے، ابتدائی تعلیم اٹک سے حاصل کی گورنمنٹ کالج اٹک سے انٹرمیڈیٹ کیا۔ گریجویشن گورڈن کالج راولپنڈی سے جبکہ ایم اے سیاسیات اور ایم اے تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کیا۔

پیشے کے اعتبار سے کوالٹی کنٹرول انجینئر ہیں اور آجکل برمنگھم برطانیہ میں مقیم ہیں۔ ان کی خوبصورت شاعری کا مجموعہ "تم

تحریر: سرفراز تبسم

سے مل کر" شائع ہو چکا جس کا کثیر حصہ میوزک کے ساتھ ریکارڈ ہو چکا ہے دوسرا مجموعہ زیر طبع ہے۔ بحیثیت نغمہ نگار: 14 میوزک البمز پاک و ہند کے نامور فنکاروں کے لیے لکھ چکے ہیں جبکہ 3 البمز ہاؤس آف کامنز لندن کے پلیٹ فارم سے لانچ ہو چکے ہیں۔ بحیثیت میوزک کمپوزر: 3 البمز ریلیز ہو چکے ہیں جن میں حالیہ البم "بے خودی" ریلیز ہوا ہے۔ جبکہ تین مزید میوزیکل پروجیکٹس پر کام ہو رہے ہیں جس میں ایک گیت دیس کے حوالے سے، ایک گیت باپ کی شان میں اور ایک قصیدہ قوالی کی شکل میں ریلیز ہونے جا رہا ہے جس میں برطانوی گلوکار راجہ کاشف، بنگلہ دیشی فنکارہ ریاست جہاں اور انڈیا سے منگل سنگھ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ پاک و ہند کے نمایاں گلوکاران کا خوبصورت کلام گا چکے ہیں ان کے دو نعتیہ البم بھی ریلیز ہو چکے ہیں جن کے نام "النور" دی لائیٹ اور "کرنوں میں ترے جلوے ہیں، ادبی و فنی خدمات پر کئی اسناد و اعزازات سے نوازا جا چکا ہے جن میں علامہ اقبال شیلڈ بھی شامل ہے، میری دعا ہے اللہ انہیں صحت وسلامتی دے اور وہ یوں ہی فن کی آبیاری کرتے رہیں۔

کام آئے گا یہ آلام کی تاریکی میں
اپنی اُمید کا اک چاند بچائے رکھنا
نعیم حیدر

اقلیتوں کا پرزور مطالبہ

تحریر: سیمسن جاوید

پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کی نظریں اقلیتوں کے تحفظ کے بل پر مرکوز تھیں مگر سینیٹر انوار الحق کی سرپرستی میں اندرون سندھ گھوٹکی سکھر اور حیدر آباد کے دورے کے بعد جبری تبدیلی مذہب اور نکاح کی جو سفارشات حکومت کو پیش کی گئیں۔ ان میں حقائق کو توڑ مروڑ کر اس طرح پیش کیا گیا کہ ان واقعات میں جتنی شدت بتائی جاتی ہے، اتنی نہیں ہے۔ مطلب کہ اس دفعہ بھی اقلیتوں کے تحفظ کے بل کی منظوری کی توقع رکھنا بے فائدہ ہے۔ اس وقت یہ احساس شدت سے پایا جا رہا ہے کہ اسمبلیوں میں موجود سلیکٹڈ اقلیتی نمائندے امتیازی قوانین کے خلاف آواز اٹھانے اور ان کے تحفظ کیلئے قانون سازی کروانے میں بھی کس قدر بے بس ہیں۔ جبکہ یہی سلیکٹڈ نمائندے رٹے رٹائے جملے کہنے کے ضرور پابند ہیں کہ وہ پاکستان کے برابر کے شہری ہیں اور انہیں برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ پاکستان میں اقلیتیں جنت میں رہتی ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر جنت ایسی ہے تو دوزخ کیسی ہوگی۔ اوپر سے مذہبی وزارت برائے اقلیتی امور ختم کر کے انسانی حقوق کی وزارت بنا دی گئی ہے۔ اور مذہبی امور کی وزارت میں ایک بھی اقلیتی نمائندہ موجود نہیں۔ یہاں تک کہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور میں بھی کوئی اقلیتی نمائندہ موجود نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکتوبر میں سینیٹ نے اقلیتوں کے تحفظ کا بل سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کو بھیج دیا جس نے بحث کے بعد یہ بل ریجکٹ کر دیا۔ نئے بل کی کوئی امید نہیں۔ اور نہ ہی سندھ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد بھی سینٹ اور قومی اسمبلی مشتمل کمیٹی کی سفارشات سامنے آئی ہیں۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ نے اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق شعیب سڈل کمیشن 2015ء کے فیصلے پر حکومت کو عمل درآمد کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس پر مذہبی وزارت نے فوری طور پر قومی کمیشن برائے اقلیتیں تشکیل دے دیا۔ اس تشکیل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے مگر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں آیا۔

قومی اسمبلی قانون ساز اسمبلی کہلاتی ہے اور اب آٹھویں ترمیم سے صوبائی حکومتیں بھی خود مختیار ہو چکی ہیں۔ چاروں صوبوں سے اقلیتوں کے تحفظ کا قانون نہیں بن سکا۔ صوبہ سندھ میں چائلڈ پروٹیکشن میرج ایکٹ موجود ہے جس کی روح سے 18 سال لڑکی کی شادی کی اجازت ہے۔ جب کہ صوبہ پنجاب میں عمر کی حد 16 سال ہے۔ جس کی وجہ سے کافی پیچیدگیاں سامنے آ رہی ہیں۔ خیر حکومت کوشش کر رہی ہے کہ چاروں صوبوں میں شادی کی عمر برابر مقرر کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اقلیتیں بار بار یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ انہیں اپنے نمائندے خود منتخب کرنے کیلئے ووٹ کا حق دیا جائے۔ اپنے نمائندوں کو ووٹ دے کر اسمبلیوں میں بھیجنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ان کے نمائندوں کا ووٹ کسی بھی پارٹی کو برسر اقتدار لانے کیلئے بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ قومی اسمبلی کی 90 سے زائد نشستوں کی ہار یا جیت پر اقلیتی ووٹرز اثر انداز ہو سکتے ہیں

کل تک کچھ لوگ جدا گانہ الیکشن کے خلاف تھے اور الیکشن کو ختم کروانے میں پیش پیش تھے۔ جس میں غیر سیاسی، چرچ امبریلہ کے نیچے چلنے والی این جی اوز اور مذہبی قیادت، جنہوں نے مل کر 1982ء میں لاکھوں پٹیشن جنرل مشرف کو جمع کروائیں۔ جس کی دلیل یہ دی گئی کہ جدا گانہ طرز انتخاب نے اقلیتوں کو قومی دھارے سے جدا کر کے رکھ دیا ہے اور وہ دوسرے درجے کے شہری بن کر رہ گئے ہیں۔ ان میں بہت سارے اوورسیز پاکستانی مسیحی بھی موجود ہیں۔ یورپی یونین نے بھی جدا گانہ انتخاب کو ختم کرنے کیلئے جنرل پرویز مشرف پر زور دیا۔ جس پر جنرل نے ایگزیکٹو آرڈر سے اقلیتوں کے جدا گانہ الیکشن ختم کر دیے۔ بعد ازیں پی پی پی کی حکومت نے اقلیتوں کے جدا گانہ الیکشن کے خاتمہ کیلئے باقاعدہ قومی اسمبلی سے بل پاس کروا کر اسے قانونی شکل دے دی جو آٹھویں ترمیم کا حصہ بن گیا۔ سلیکشن کی اس ترمیم کے خلاف سب سے بڑی مذہبی اقلیت مسیحیوں نے آواز بلند کی اور سپریم کورٹ میں اپیل کی کہ اقلیتوں کو اسمبلیوں میں اپنے نمائندے خود منتخب کرنے کیلئے ووٹ کا حق دیا جائے۔ مگر سپریم کورٹ نے اس درخواست کو قومی اسمبلی کو ریفر کر دیا کہ وہ اقلیتوں کے الیکشن کیلئے قانون سازی کرے۔ اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر سردار محمد رضا خان نے کہا کہ اس وقت جب کہ الیکشن سر پر ہیں۔ اقلیتوں کیلئے الیکشن کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اب چار الیکشن ہو چکے ہیں۔ مگر اقلیتوں کا یہ دیرینہ مطالبہ ابھی تک پورا نہیں کیا گیا۔

سلیکشن کا سسٹم انتہائی ناقص ہے۔ ان کی کامیابی اور نامزدگی سیاسی جماعتوں کی صوابدید پر ہے۔ سیاسی جماعتوں کے پاس ان اقلیتی امیدواروں کی نامزدگی اور ترجیحی فہرست کیلئے کوئی قانون یا مقررہ اصول موجود نہیں۔ لہٰذا وہ اپنی مرضی سے یہ فہرست ترتیب دیتی ہیں۔ انتخاب کا طریقہ نہ صرف پیچیدہ اور پراسرار ہے بلکہ یکطرفہ بھی ہے۔ اس میں ووٹ کاسٹنگ یا خفیہ بیلٹ کے ذریعے ووٹنگ نہیں ہوتی۔ یہ سلیکٹڈ نمائندے نہ اقلیتی عوام کے سامنے جواب دہ ہیں اور نہ ہی ان میں اقلیتی تحفظ کیلئے قانون سازی کروانے کی سکت ہے۔ لہٰذا سلیکشن کا عمل بالکل غیر جمہوری ہے۔ اقلیتوں کا سپریم کورٹ، چیف آف آرمی سٹاف، صدر مملکت اور وزیر اعظم عمران خان سے پرزور مطالبہ ہے کہ انہیں یہ حق دیا جائے کہ وہ خود اپنے ووٹ سے اپنے نمائندے منتخب کر سکیں۔

فضائی آلودگی ایک خطرناک امر

تحریر: نعیم واعظ

پاکستان میں فضائی آلودگی خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ ائرکوالٹی انڈکس کے اعداد و شمار کے مطابق فضائی آلودگی میں پنجاب کا دارالحکومت لاہور دنیا بھر میں پہلے نمبر پر جبکہ دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں سندھ کا دارالحکومت کراچی تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان کے گنجان آباد شہروں ملتان، فیصل آباد اور گوجرانوالہ کی فضا بھی انتہائی آلودہ ہو چکی ہے۔ ائرکوالٹی انڈکس کے مطابق ہندوستان کا دارالحکومت دہلی اور دوسرا بڑا شہر بالی ووڈ کا مرکز ممبئی، افغانستان کا دارالحکومت کابل، بوسنیا کا دارالحکومت سرائیوو، کوسوو کا دارالحکومت فرسطینہ، نیپال کا دارالحکومت کھٹمنڈو اور چین کا شہر چنگید و بھی فضائی آلودگی سے متاثر شہروں میں شامل ہیں۔

انسان سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں نت نئی ایجادات کے حوالے سے ترقی کی منازل تو طے کر رہا ہے مگر اس ترقی کے ساتھ ایسے مسائل بھی جنم لے رہے ہیں جو آنے والے وقتوں میں نسل انسانی اور دیگر حیات کی بقاء کیلئے مسلسل خطرے کی گھنٹی بجا رہے ہیں۔ کرہ ارض کے بہت سے مسائل کے حوالے سے ترقی یافتہ ممالک کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نہ صرف زمین کو درپیش مسائل سے آگاہ ہیں بلکہ اس کے تدارک کیلئے کوششوں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں آج کا اہم مسئلہ موسمیاتی تبدیلیاں اور ان سے نمٹنے کے چیلنجز ہیں۔ ان کی وجہ سے مختلف موسموں کی ٹائمنگز میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موسمی تبدیلیوں کے اتار چڑھاؤ کے باعث زمین پر آبی نظام کے ساتھ ساتھ زراعت کا شعبہ بھی متاثر ہوا ہے۔ گلوبل وارمنگ کے باعث قرہ ارض اور اس کے ماحول کی طے شدہ اشکال میں تبدیلی آ رہی ہے۔ اس موسمیاتی حدت کے باعث گلیشیر پگھل کر ماحول میں تیزی سے تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ دنیا میں تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی، قرہ ارض کی ہیئت کو تبدیل کرنے کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ پاکستان بھی ان ممالک کی لسٹ میں شامل ہے جہاں آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے بے پناہ مسائل ہیں۔

لاہور میں آلودگی کی ایک بڑی وجہ گرد و نواح میں اینٹوں کے بھٹے اور ملحقہ دیہات میں فصلوں کی باقیات کو جلانا ہے۔ لاہور سے ملحقہ مشرقی پنجاب کے علاقوں میں بھی فصلوں کی باقیات کو جلانے کی وجہ سے پھیلنے والی آلودگی لاہور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ٹریفک اور آبادی کا بے تحاشا دباؤ، جنگلات اور درختوں کی کمی اور ان کا کٹاؤ بھی ان وجوہات میں شامل ہے۔ پنجاب کی موجودہ حکومت لاہور کے ساتھ ایک نیا شہر بسانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے جس کی تکمیل سے یقیناً لاہور میں آبادی کے دباؤ میں کسی حد تک کمی واقع ہوگی۔ اس کے علاوہ دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ شجرکاری مہم کو بھی تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کا معاشی حب سب سے زیادہ ریونیو اکٹھا کرنے والا شہر کراچی جو کبھی روشنیوں کا شہر کہلاتا تھا آج ایک گندگی کے ڈھیر کا منظر پیش کرتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق روزانہ سات سو ستر ملین گیلن گندہ پانی جس میں گھریلو استعمال شدہ کچرا اور انسانی فضلے سمیت فیکٹریوں کا زنک، کاپر اور ہیوی میٹل اور دیگر زہریلے مواد کی آمیزش پر مشتمل سمندر میں گرتا ہے جو سمندری حیات کیلئے زہر قاتل ہے۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق اس زہر کے باعث سمندر میں موجود کورل ریف (سمندری چٹانیں) جو آبی حیات کی خوراک کا ایک ذریعہ بھی ہیں، سفید ہو کر مرنا شروع ہو گئی ہیں۔ یہی آلودگی جب ہوا میں شامل ہوتی ہے تو اس میں شامل کاربن مونو آکسائیڈ اور دوسری زہریلی گیسیں انسانوں کو پھیپھڑوں اور خون کی بیماریوں میں مبتلا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ گندگی اور گندے پانی سے پیٹ کی بیماریاں ملیریا، ہیپاٹائٹس، پولیو جیسی کئی اور دوسرے خطرناک امراض جنم لیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کراچی میں کچرے کو ٹھکانے لگانے کا مستقل بندوبست کیا جائے اور شہر کے آلودہ پانی کو سمندر میں گرنے سے روکا جائے۔

پاکستان میں ایک اور بڑا Noise polution یعنی شور کی آلودگی ہے۔ جس کے باعث گھبراہٹ، چڑچڑا پن اور بہرہ پن جیسے امراض لاحق ہوتے ہیں۔ شور کو ناپنے کی اکائی کو ڈیسیبل کہا جاتا ہے۔ گھر کے اندر ہونے والی گفتگو عام طور پر پچاس سے پچپن ڈیسیبل ہوتی ہے جس کا انسانی صحت یا کانوں پر کوئی نقصان نہیں ہوتا جبکہ نوے سے پچانوے ڈیسیبل کا شور انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ طیاروں کے انجن سے آنے والی آوازیں ڈیڑھ سو ڈیسیبل تک ہوتی ہیں۔ سڑکوں پر بلاضرورت اور ہر وقت گاڑیوں کے ہارن کی آوازیں اور بہت تیز موسیقی وغیرہ شور کی آلودگی میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں کسی ناگزیر ضرورت کے بغیر ہارن بجانے کو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔

پاکستان میں ہر سیاسی پارٹی نیز حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے نعروں اور وعدوں کی سیاست کرتی ہے مگر بدقسمتی سے اقتدار میں آنے کے بعد زیادہ وقت ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں صرف کر دیتی ہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ ملک اور عوام کی بہتری کیلئے کوئی کام نہیں ہوتا۔ بہت کچھ اچھا بھی ہو رہا ہے مگر دن بدن بڑھتے ہوئے مسائل پر قابو پانے کیلئے جس توجہ، سنجیدگی اور تیز رفتاری کی ضرورت ہے وہ نظر نہیں آتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اور اپوزیشن عوام اور ملک کے مسائل حل کرنے کیلئے بھی کبھی مل کر سوچ و بچار کر لیا کریں۔

بقیہ جات

بقیہ	نواز شریف

کا موقف ہے کہ میاں نواز شریف لندن میں بیٹھ کر سیاست کر رہے ہیں انہیں پاکستان آ کر اپنے خلاف مقدمات میں عدالت میں پیش ہونا چاہیے۔ نیب پراسیکیوٹر جہانزیب بھروانہ نے عدالت میں یہ موقف اختیار کیا کہ سابق جج ارشد ملک کے خلاف اپیل میں متفرق درخواست دائر ہے جس پر جسٹس عامر فاروق نے استفسار کیا کہ اپیلوں پر کیا کیا جانا چاہیے؟ اس پر نیب پراسیکیوٹر نے عدالت سے نواز شریف کی العزیزیہ اور ایون فیلڈ ریفرنسز پر اپیلیں مسترد کرنے کی استدعا کی گئی۔

بقیہ	طیاروں کی اجازت

جی پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی کو ایک خط بھی لکھا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ لائسنس کے تصدیق کے طریقہ کار اور سیفٹی مینجمنٹ کو مزید موثر بنایا جائے۔ ای یو کمیشن نے پاکستان کو سیفٹی اقدامات بہتر بنانے میں مدد دینے کی پیشکش بھی کی ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان کے وفاقی وزیر شہری ہوا بازی کے ایک مایوس کن بیان کے بعد 30 جون کو یورپین یونین کی ائیر سیفٹی ایجنسی نے پاکستان ائیر لائن کا یورپی ممالک کیلئے فضائی آپریشن کا اجازت نامہ 6 ماہ کیلئے معطل کر دیا تھا۔ جس کے بعد پی آئی اے کی یورپ جانے والی تمام پروازیں منسوخ کر دی گئی تھیں۔ تاہم حکومت پاکستان کی کاوشوں سے قومی ائیر لائن کو 3 جولائی تک پروازیں جاری رکھنے کی مہلت مل گئی تھی۔ ترجمان پی آئی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یورپی فضائی سیفٹی کے خدشات کو دور کرنے کیلئے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

بقیہ	فرانس میں مساجد

76 مساجد کو فرانس کی ریپبلکن اقدار اور اس کی سلامتی کیلئے ممکنہ خطرہ قرار دے کر نشاندہی کی گئی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کن عبادت گاہوں کا معائنہ کیا جائیگا۔

بقیہ	سویڈن حجاب

میں موجود ایک اسکول کے منتظم اعلیٰ نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور عدالت سے رجوع کیا تھا۔

بقیہ	الطاف شاہد

وزیر اعظم نہیں بلکہ وہ اپنے وزیر اطلاعات اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی خود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کے کپتان عمران خان کا اقتدار پر ناجائز قبضہ چھڑانے کا وقت آ گیا ہے۔ جس نے خود اقتدار اور قومی وسائل پر قبضہ کیا ہو وہ قبضہ مافیا کیخلاف کارروائی کیا خاک کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ قبضہ مافیا کیخلاف ایکشن وزیر اعظم نہیں وزرائے اعلیٰ کے فرض منصبی میں شامل ہے۔ وزیر اعظم عمران خان کو دوسروں کا چھینا کیوں پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کو اقتدار میں آئے دو برس سے زیادہ مدت ہو گئی ہے لیکن انہیں بات کرنے کا سلیقہ نہیں آیا۔ وزیر اعظم چاروں صوبوں میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا وعدہ وفا کریں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی اداروں کے بغیر جمہوریت کی تکمیل نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کا کپتان وزیر اعظم منتخب ہونے کا اہل نہیں تھا۔ وزیر اعظم جس طرح ہفتہ وار بنیادوں پر لاہور میں آتے جاتے ہیں اس طرح شہر قائدؒ کے مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنے کیلئے وہاں وقت کیوں نہیں گزارتے۔ موصوف نے ایک نادان دوست کی طرح پاکستان کو بہت نقصان پہنچایا اور پاکستانیوں کو مایوس کیا۔ تبدیلی سرکار کی آئینی مدت پوری ہو جائے گی لیکن عمران خان کے انتخابی وعدے وفا نہیں ہوں گے۔ وزیر اعظم کے انٹرویوز اور بیانات سے ملک میں سیاسی تنازعات پیدا ہو رہے ہیں۔ کاش عمران خان کے سہولت کاروں نے ان کی سیاسی تربیت کا بھی اہتمام کیا ہوتا۔ عمران خان اقتدار میں آنے کے باوجود سیاسی سوجھ بوجھ سے محروم ہیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا آئینی منصب سنبھالنا اناڑی عمران خان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اپنے ایک بیان میں چوہدری محمد الطاف شاہد نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے ہمارا محبوب وطن پاکستان اناڑیوں اور بزداروں کے رحم و کرم پر ہے۔ پی ایس پی کے مرکزی چیئرمین سید مصطفیٰ کمال سے بردبار ایوانوں سے باہر بیٹھے ہیں جبکہ دھونس دھاندلی سے اقتدار میں آنیوالے کرداروں نے قومی اداروں کو تختہ مشق بنا لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کپتان کے ٹیم ممبرز بھی ناقص کارکردگی میں دس قدم آگے ہیں۔ عمران خان نے ایک بھی وزیر کو اس کی قابلیت یا اہلیت کی بنیاد پر وفاقی کابینہ میں شامل نہیں کیا بلکہ ان میں سے جو زیادہ بدزبان ہے اسے اہم وزارت کا قلمدان دیا گیا۔ عمران خان نیب کو آزاد ادارہ قرار دینا سفید جھوٹ ہے، عوام نے جس جماعت کو ملک سے کرپشن ختم کرنے کا مینڈیٹ دیا اس نے احتساب کے نظام کو ناکام اور بدنام کر دیا۔

بقیہ	سیاہ فام پر تشدد

کا نشانہ بنا رہے تھے۔ ابتدائی طور پر کارروائی میں ملوث 3 اہلکاروں کو معطل کیا گیا، تاہم بعد میں تحقیقات کے بعد 4 افسران کو گرفتار کر لیا گیا۔ صدر عمانوئیل ماکروں نے واقعے کو شرمناک قرار دے کر مذمت کی۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے درخواست کی کہ وہ اس طرح کے نسل پرستانہ رویوں کے انسداد کیلئے تجاویز پیش کریں۔

بقیہ	شفیق الرحمان

کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو اپنے نمائندے خود چننے کا حق دیا جائے۔

بقیہ	کرونا ویکسین

65 سال سے زائد عمر کے افراد کے ساتھ موسم بہار میں قطرے پلائے جائیں گے جبکہ 50 سال کی دہائی والے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس امر کی توقع کی جا رہی ہے کہ آبادی کا ہر دوسرا فرد جو ویکسین لینا چاہتا ہے، اسے موسم گرما تک رسائی مل سکے گی۔

بقیہ	مسیحی اجلاس

نہیں ہوگا ہمارے مسائل جوں کے توں رہیں گے۔ تمام شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ بھی طے پایا کہ آئندہ بھی اس معاملے پر بیٹھ کر فیصلہ کیا جائے۔ اتفاق رائے سے یہ بھی طے پایا کہ آئندہ اجلاس کے لئے اوورسیز پاکستانی کرسچن الائنز میزبانی کے فرائض سرانجام دے گا۔ آخر انٹرنیشنل کرسچن کونسل کے صدر چوہدری قمر شمس نے تمام شرکاء اور نیو کاسل کرسچن نیٹ ورک کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ	اسرائیلی طیارے

اسرائیلی طیاروں کو سعودی فضاء کے استعمال کی اجازت کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ فضائی حدود کے استعمال کا معاہدہ ہونے کے چند گھنٹوں بعد ہی گزشتہ منگل کو اسرائیل کی پہلی پرواز دوبئی روانہ ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ رواں سال میں متحدہ عرب امارات، بحرین اور سوڈان نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں جس کے بعد ان ممالک کے درمیان فضائی پروازیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ تاہم سعودی عرب کی حدود استعمال کرنے سے روٹ چھوٹا ہو جاتا تھا۔

بقیہ	بابا جان

لئے اور نو آبادیاتی نظام کے خلاف بات کی تھی اور نوم چومسکی اور طارق علی جیسے بائیں بازو کے بین الاقوامی رہنماؤں نے بھی تسلیم کیا تھا اور ان کی رہائی کی درخواست کی تھی۔ ہم ان لاتعداد شعراء، گلوکاروں اور موسیقاروں کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اپنا تخلیقی فن بابا جان اور ان کی جدوجہد کے لئے وقف کیا۔ آج ہم ایک طویل رات کے بعد جشن مناتے ہیں۔ بابا جان اور ان کے ساتھیوں کی جدوجہد کو سلام۔

بقیہ	لندن لاک ڈاؤن

کرنے اور انہیں جارحیت کا نشانہ بنانے کو افسوسناک قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اس معاملے میں مزید لوگوں کی بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مظاہرین سے اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔

بقیہ	پرویز مسیح مٹو

برطانیہ میں مقیم پاکستانی چیرٹی ورکرز، سیاستدان، قانون دان اور فنکار جو پاکستان کے معاشرے کی مدد کرنے کا ہر دم دم بھرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ پاکستان کے ارباب بست و کشاد کو یہ باور کروائیں کہ اگر پاکستان نے ترقی کر کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں خود کو نمایاں کرنا ہے تو انہیں وہی نظام اپنانا ہوگا جو یورپ نے اپنایا۔ انہوں نے کئی سو سال کی جنگوں کے بعد اس امر پر غور کیا کہ آخر ہم اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے۔ تمام تر غور و خوض کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصب ایک ایسا ناسور ہے جو کسی بھی قوم کے لوگوں کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ چنانچہ انہوں نے قانون سازی اس طرح کی کہ "مذہب اپنا اپنا اور مل کر ملک کا نظام چلاؤ"۔ اس کے بعد یورپی معاشرے نے ترقی کرنی شروع کی اور آج تیسری دنیا کی کریم جو پڑھے لکھے نوجوانوں پر مشتمل ہے، اپنے ملک میں اپنی صلاحیتیں صرف کرنے کی بجائے یورپ میں آ کر پھول بیچنے، ٹیکسی چلانے اور ٹیک اوے یا ریسٹورینٹ پر کام کرنے کو ترجیح دیتی ہے۔ اگر پاکستان کو ترقی کرنی ہے تو اسے بھی چاہیے کہ پاکستان میں ہر شہری کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنائے نیز وہاں مذہب کی بنیاد پر جھگڑے اور اختلافات کو قانونی طور پر ختم کیا جائے۔ اب ایک صاحب یہ بھی کہہ رہے تھے کہ پاکستان میں ان تمام مسائل کا حل موجود ہے اور ہر معاملے پر قانون سازی ہو چکی ہے۔ ان کی بات سن کر مجھے ہنسی آ گئی کہ اگر ان سب معاملوں پر قانون سازی موجود ہے تو پھر یہ آئے روز کم عمر اقلیتی لڑکیوں کے اغواء اور زبردستی تبدیلی مذہب کے کیس کیوں ہوتے ہیں؟ اگر قانون ہے تو پھر اس پر عملدرآمد کون کرے گا؟ اگر قانون پر عملدرآمد نہ ہو تو پھر وہ کاغذ کا ایک بے وقعت ٹکڑا ہی تو ہے